# فضائل شب براءت

احادیث وآثار کی روشنی میں

**تالیف**


## مولانا مفتی سید ضیاء الدین نقشبندی قادری

نائب شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ

بانی ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر



**ناشر**

ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، مصری گنج حیدرآباد، انڈیا

**Website: www.ziaislamic.com**

**Email:zia.islamic@yahoo.co.in**

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : فضائل شب براءت احادیث وآثار کی روشنی میں

تالیف : مولانا مفتی سید ضیاءالدین نقشبندی قادری، نائب شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ
بانی ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر وضیاء اسلامک ڈاٹ کام

طبع اول : شعبان المعظم؍ 1429ھ، اگسٹ 2008ء

طبع دوم : شعبان المعظم؍1431ھ، جولائی 2010ء

تعداداشاعت : ایک ہزار(1000)

قیمت : 50روپے

ناشر : ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، مصری گنج، حیدرآباد، انڈیا
فون نمبر:040-24469996

کمپوزنگ : ابوالبرکات کمپیوٹرسنٹر، مصری گنج، حیدرآباد، انڈیا

ملنے کے پتے :
- ✪ جامعہ نظامیہ حیدرآباد، دکن
- ✪ ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، حیدرآباد
- ✪ ادارہ منہاج القرآن، مغل پورہ حیدرآباد
- ✪ دکن ٹریڈرس، مغل پورہ، حیدرآباد
- ✪ عرشی کتاب گھر، میر عالم منڈی، حیدرآباد
- ✪ تصانیف حضرت بندہ نواز گیارہ سیڑھی، گلبرگہ شریف
- ✪ مکتبہ رفاہ عام، گلبرگہ شریف
- ✪ دیگرتاجران کتب، شہرومضافات

# فہرست


| | |
|---|---|
| تقریظ | 1 |
| باب اول: فضائل ماہ شعبان | 2 |
| شعبان کے پانچ حروف اوران کے معانی | 3 |
| شعبان، کثرت درود/برکت کے ورود کا مہینہ | 4 |
| شعبان، کفارۂ ذنوب کا مہینہ | 5 |
| شعبان میرا مہینہ ہے | 7 |
| ماہ شعبان کی دیگر مہینوں پر فضیلت | 8 |
| ماہ شعبان اور صحابہ کرام کا اہتمام | 8 |
| ماہ شعبان میں روزوں کا اہتمام | 10 |
| ایک ضروری وضاحت | 13 |
| باب دوم: فضائل شب براءت' احادیث وآثار | 14 |
| لیلۃ مبارکۃ تفاسیر کے آئینہ میں | 14 |
| ایک نفیس توجیہ | 16 |
| شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی ایمان افروز توجیہ | 17 |
| محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ کی دلنشین تحریر | 18 |
| لیلۂ مبارکہ کی وجہ تسمیہ | 19 |
| شب براءت' جاگنا اور عبادت کرنا | 20 |
| شب براءت، پروانۂ بخشش | 21 |
| شب براءت، خانۂ کعبہ پر تجلی خاص | 21 |
| شب براءت مغفرت کی رات | 22 |
| شب براءت' موت وحیات کا فیصلہ وتقسیم رزق | 25 |
| شب براءت سے متعلق امام سیوطی کی ذکر کردہ چھ روایات | 26 |
| فضیلت شعبان وشب براءت اور صحابۂ کرام | 29 |
| فضیلت شعبان وشب براءت اور کتب حدیث | 29 |

| | | |
|---|---|---|
| ۞ | شب براءت کی فضیلت میں وارد احادیث شریفہ کا جائزہ | 30 |
| ۞ | فضیلت شب براءت کے راوی ثقہ ومعتبر | 34 |
| ۞ | حدیث پاک کی فنی تحقیق | 35 |
| ۞ | شب براءت، دعا رد نہیں کی جاتی | 36 |
| ۞ | شب براءت کی عبادت' حیات قلب کی ضمانت | 36 |
| ۞ | شب براءت شفاعت والی رات | 37 |
| ۞ | شب براءت رحمت کے تین سو (۳۰۰) دروازے کھول دیے جاتے ہیں | 38 |
| | **شب براءت کی خصوصی نوافل واوراد** | |
| ۞ | شب براءت، عبادت کا نبوی اہتمام | 40 |
| ۞ | چودہ ۱۴ رکعات نماز کی خصوصی فضیلت | 41 |
| ۞ | سو رکعات پڑھنے کی فضیلت | 42 |
| ۞ | شب براءت مخصوص عبادت اور تیس صحابہ کرام کی روایت | 43 |
| ۞ | صلوۃ التسبیح کی فضیلت اور طریقہ | 44 |
| ۞ | شب براءت کی دعائیں | 44 |
| ۞ | **باب سوم: وہ گناہگار جن کی شب براءت' بخشش نہیں ہوتی** | 46 |
| ۞ | مشرک اور بدکار عورت | 46 |
| ۞ | بدعقیدہ اور والدین کا نافرمان | 47 |
| ۞ | رشتہ داری منقطع کرنے والا | 47 |
| ۞ | کاہن اور جادوگر | 48 |
| ۞ | ناحق قتل کرنے والا | 48 |
| ۞ | شراب کا عادی | 49 |
| ۞ | **باب چہارم: شب براءت اور زیارۃ قبور** | 50 |
| ۞ | زیارت قبور کا مسلسل اہتمام | 52 |
| ۞ | زیارت قبور دنیا سے بے رغبت بناتی ہے | 53 |
| ۞ | شب براءت آتش بازی کی قباحت | 56 |
| ۞ | شب براءت بطور خاص غیر شرعی امور سے باز رہیں | 57 |

# تقریظ

مفکر اسلام زین الفقہاء **حضرت علامہ مولانا مفتی خلیل احمد** صاحب دامت برکاتہم العالیہ

شیخ الجامعہ جامعہ نظامیہ

**الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی الہ الطیبین واصحابہ الاکرمین اجمعین امابعد**

عزیز القدر مولوی سید ضیاء الدین صاحب نائب شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ نے شب براءت، زیارت قبور سے متعلق رسالہ بنام ''فضائل شب براءت احادیث وآثار کی روشنی میں'' تصنیف کیا ہے، اس میں مستند احادیث شریفہ اور اقوال علماء سے استدلال کیا گیا ہے۔

بعض افراد اس کی اہمیت کا بھی انکار کرتے ہیں اور عوام الناس کو خلجان میں ڈالتے ہیں حتیٰ کہ عبادات سے روکتے ہیں۔ اس رسالہ میں سہل انداز سے تمام اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے اہل سنت وجماعت کو کیا کرنا چاہیے اس پر بحث کی گئی ہے۔ بتلایا گیا کہ یہ رات کیسی عظمت والی ہے اسکے فوائد کیا ہیں، اس رات میں ہم کو کیا کرنا چاہیے؟

یہ رسالہ عوام وخواص کے لئے مفید ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قبول دوام عطا فرمائے۔

**امین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم**

مفکر اسلام زین الفقہاء حضرت علامہ مولانا مفتی خلیل احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ

شیخ الجامعہ جامعہ نظامیہ — شعبان المعظم 1429ھ، اگسٹ 2008ء

# باب اول
# فضائل ماہ شعبان

بسم الله الرحمن الرحيم

**الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على حبيبه سيد الانبياء والمرسلين وعلى اله الطيبين الطاهرين واصحابه الاكرمين الافضلين وعلى من احبهم وتبعهم باحسان اجمعين الى يوم الدين. امابعد!**

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نسبت سے اس امت کو اپنی بے پایاں رحمتوں اور بیکراں نعمتوں سے سرفراز فرمایا ہے جبکہ سابقہ امتوں میں خطا کاروں اور معصیت شعاروں کی بخشش ومعافی کے لئے سخت احکام تھے حتیٰ کہ بنی اسرائیل کے لئے گوسالہ پرستی کے جرم کی معافی کے سلسلہ میں فرمایا:

''فَتُوبُوا إِلَى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوا أَنْفُسَكُم'' تو تم اپنے پیدا کرنے والے رب کی بارگاہ میں توبہ کرو، پس ایک دوسرے کو قتل کرڈالو (اس طرح کہ تم میں جو نیک ہیں مجرموں کو قتل کرڈالیں)۔(البقرۃ۔54)

اور حبیب پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ارشاد فرماتا ہے: قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

ترجمہ: اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمادیجئے! اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بیشک اللہ تمام گناہوں کو معاف کرنے والا ہے، بے شک وہی خوب بخشنے والا احد درجہ مہربانی فرمانے والا ہے۔(سورۂ زمر۔53)

اللہ تعالیٰ کا ابر لطف وکرم یوں تو ہر آن برستا رہتا ہے لیکن اس نے اپنے گنہگار بندوں کی خصوصی بخشش و

مغفرت کے لئے بعض ایام ولیالی کو متعین فرمایا ہے، انہی مقدس ایام وشہور میں ایک بابرکت مہینہ ''شعبان'' کا بھی ہے۔

حبیب پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ہمیشہ اپنی گنہگار امت کی فکر رہتی ہے، اسی لئے صبح وشام ہر گھڑی و ہر آن ان کی بخشش ونجات کے لئے حق تعالی سے معروضہ فرماتے رہتے ہیں اللہ تعالی اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی وخوش رکھنا چاہتا ہے اسی لئے اپنے محبوب کے تصدق میں ہر رات کے اخیر حصہ میں آسمان دنیا پر تجلی فرما کر بخشش ونجات، کامیابی وسعادت کے خزانے سرفراز فرماتا ہے، اس نعمت وسعادت سے اس کے مقربین وصالحین بندے ہی بہرہ مند ہوتے ہیں: **کانوا قلیلا من اللیل مایھجعون o وبالاسحارھم یستغفرون.** ترجمہ: وہ راتوں میں تھوڑی دیر سوتے ہیں اور رات کے اخیر حصہ میں مغفرت طلب کرتے ہیں۔ (الذاریات۔17/18)

اب رہا عام لوگ، وہ تو خواب غفلت میں پڑے رہتے ہیں، نہ شب بیداری کے عادی ہیں اور نہ سحر خیزی کے خوگر۔ رب نے چاہا کہ محبوب کے تمام غلاموں کو اپنی بے پایاں نعمتوں سے مالا مال فرمائے چنانچہ سال کے بارہ مہینوں میں ایک رات ایسی متعین فرمادی کہ اس میں سورج کے ڈوبتے ہی آسمان دنیا پر نزول اجلال فرما کر ہر قسم کے لوگوں کو مغفرت وعافیت سے نوازتا ہے، چونکہ حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ شعبان کو اپنا مہینہ قرار دیا ہے لہذا اللہ رب العزت نے رحمت عامہ ومغفرت شاملہ کی اس مقدس رات کو بطور خاص شعبان المعظم میں رکھا۔

## شعبان کے پانچ حروف اوران کے معانی:

شعبان کے حروف سے متعلق رموز واسرار بیان فرماتے ہوئے حضرت سید الاولیاء غوث الثقلین قدس سرہٗ فرماتے ہیں: شعبان میں پانچ حروف ہیں: ''ش ع ب ا ن'' ''ش'' سے شرف (بزرگی) مراد ہے، ''ع'' سے علو (بلندی) ''ب'' سے بر (نیکی) ''الف'' سے الفت (محبت) اور ''ن'' سے نور (روشنی) مراد ہے۔

شعبان کے ان پانچ حروف سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ماہ شعبان میں بندوں کو رب کی یہ

نعمتیں عطا ہوں گی۔

احوال زندگی اورتغیر زمانہ اوراس کی بے ثباتی سے درس عبرت دیتے ہوئے شعبان کی اہمیت حضرت غوث اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ نے یوں بیان فرمائی ہے: **لان الایام ثلاثة امس وھو اجل والیوم وھو عمل وغدا وھو امل ......وکذلک الشھور ثلاثة رجب فقد مضی و ذھب فلا یعود و رمضان وھو منتظر لاتدری ھل تعیش الی ادراکه ام لا و شعبان وھو واسطة بین شھرین فلیغتنم الطاعة فیه.**

ترجمہ: زندگی کے تین احوال ہیں: حالت گذشتہ، وہ تو ایک مدت تھی جو گزر گئی، حالت موجودہ، جو عمل کا وقت ہے اور حالت آئندہ، جو محض ایک امید ہے۔اسی طرح مہینے تین ہیں: ''رجب'' وہ تو گذر گیا پھر نہیں لوٹے گا۔اور ''رمضان'' کا انتظار کیا جارہا ہے، تم نہیں جانتے کہ اسے پانے کے لیے زندہ رہوگے یا نہیں اور ''شعبان'' دو مہینوں کے درمیان واسطہ ہے، اس میں اطاعت وفرمانبرداری کو غنیمت سمجھنا چاہئے۔ (الغنیۃ لطالبی طریق الحق ج1 ص188)

## شعبان، کثرت درود، برکت کے ورود کا مہینہ:

اس ماہ میں آیت درود نازل ہوئی اور درود شریف کا حکم آیا ہے، اسی لیے اس مہینہ میں کثرت سے درود شریف پڑھنے کا حکم ہے، جیسا کہ الغنیۃ لطالبی طریق الحق میں ہے: **وھو شھر تفتح فیه الخیرات و تنزل فیه البرکات و تترک فیه الخطیئات و تکفرفیه السیئات و تکثر فیه الصلوٰة علی محمد صلی الله علیه وسلم خیر البریات وھوشھر الصلوة علی النبی المختار**

ترجمہ: یہ وہ مہینہ ہے جس میں بھلائیوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں، برکتیں نازل ہوتی ہیں، خطائیں درگزر کی جاتی ہیں، گناہ مٹا دئے جاتے ہیں اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کثرت سے ہدیۂ درود نچھاور کیا جاتا ہے جو مخلوق میں سب سے بہتر ذات گرامی ہیں اور یہ مہینہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم پر درودر وسلام پیش کئے جانے کا خصوصی مہینہ ہے۔ (الغنیۃ لطالبی طریق الحق

،ج1،ص188)

حضرت شیخ الاسلام عارف باللہ امام محمد انوار اللہ فاروقی بانی جامعہ نظامیہ علیہ الرحمۃ فتوحات ربانیہ شرح اذکار نوویہ کے حوالہ سے فرماتے ہیں: شیخ محمد بن علی نے حافظ ابوذر ہروی کا قول نقل کیا ہے کہ درود شریف کا حکم 2ھ میں نازل ہوا، بعض کہتے ہیں: مہینہ شعبان کا تھا، اسی واسطہ شعبان کو ''شہر الصلوۃ'' کہتے ہیں۔ (انوار احمدی، ص61)

دل کا میل اور روح کا زنگ دور کرنے اور گناہوں سے پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے، سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دربار حق تعالیٰ میں دعا کی جاتی ہے جیسا کہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: **فینبغی لکل مؤمن لبیب ان لا یغفل فی ھذا الشھر بل یتأھب فیه لاستقبال شھر رمضان بالتطھر من الذنوب والتوبة عما فات وسلف فیما مضی من الایام فیتضرع الی الله تعالی فی شھر شعبان ویتوسل الی الله تعالیٰ بصاحب الشھر محمد صلی الله علیه وسلم حتی یصلح فساد قلبه ویداوی مرض سره.**

ترجمہ: ہر صاحب عقل مؤمن کو چاہئے کہ اس مہینہ میں غفلت نہ برتے بلکہ اسی ماہ میں سابقہ غفلتوں اور کوتاہیوں سے توبہ کے ذریعہ گناہوں سے پاک ہوکر رمضان المبارک کے استقبال کی تیاری کرے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تضرع وزاری کرے اور شعبان کے مہینہ میں بارگاہ خداوندی میں صاحب مہینہ پیکر حمد وثنا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ لیتا رہے، یہاں تک کہ اس کے دل کا فساد دور ہو اور اس کے باطن کا مرض دفع ہو۔ (الغنیۃ لطالبی طریق الحق، ج1،ص188)

## شعبان کفارۂ ذنوب کا مہینہ:

دیلمی کی روایت میں ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **شعبان شھری و رجب شھر الله و رمضان شھر امتی، شعبان ھو المکفر و رمضان ھو المطھر۔**

ترجمہ: شعبان میرا مہینہ ہے، رجب اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے، شعبان خطاؤں کی معافی دلانے والا اور رمضان پاک وصاف کرنے والا ہے۔ (دیلمی، کنز العمال، تابع لکتاب الفضائل، حدیث نمبر: 35216۔ الغنیۃ لطالبی طریق الحق، ج1، ص187۔ ما ثبت بالسنۃ)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب کو اللہ تعالیٰ کا مہینہ فرمایا، ویسے ہر مہینہ اللہ تعالیٰ کا ہے مگر ماہ رجب میں اللہ تعالیٰ نے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لامکاں میں طلب فرما کر اپنے دیدار پرانوار سے مشرف فرمایا اور بے شمار نعمتیں عطا فرمائیں، اس مناسبت سے یہ اللہ کا مہینہ ہے۔ اور شعبان کو اپنا مہینہ فرمایا تاکہ امت اس نسبت سے عبادات واذکار میں مشغول اور حق کی رضا جوئی میں مصروف رہ کر ظاہر و باطن کو تجلی صفات الٰہی کے قابل اور قلب وروح کو فیضان جمال مصطفائی کا حامل بنائے۔

بندہ جب اس منزل پر فائز ہوگا تو آنے والے مہینہ رمضان کی حقیقی برکتوں سے مستفیض، خصوصی رحمتوں کا مستحق اور معنوی لذتوں سے مستفید ہوگا، چونکہ شعبان کا یہ مہینہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا مہینہ ہے اس لیے تمام مہینوں سے افضل ہے جیسا کہ حضرت غوث اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **قال اللہ تعالیٰ و ربک یخلق مایشاء ویختار فاللہ تعالیٰ اختارمن کل شیء اربعۃ ثم اختار من الاربعۃ واحدا، من الملائکۃ: جبریل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل ثم اختار منھم جبریل. و اختار من الانبیاء علیھم الصلوٰۃ والسلام اربعۃ: ابراھیم و موسیٰ و عیسی و محمدا صلی اللہ علیھم اجمعین، و اختار منھم محمدا صلی اللہ علیہ وسلم. واختار من الصحابۃ رضی اللہ عنھم اربعۃ: ابابکر و عمر و عثمان و علیا رضی اللہ عنھم ثم اختار منھم ابابکر رضی اللہ عنہ ......واختار من الشھور اربعۃ: رجب و شعبان و رمضان والمحرم، و اختار منھا شعبان و جعلہ شھر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ،فکما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل الانبیاء کذلک شھرہ افضل الشھور.**

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا فرماتا اور اختیار فرماتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ہر چیز سے چار کو منتخب فرمایا پھر چار میں سے ایک کو فضیلت کے لیے پسند فرمایا، فرشتوں سے حضرت جبریل

وحضرت میکائیل، حضرت اسرافیل وحضرت عزرائیل علیہم السلام کو چن لیا پھران میں سے حضرت جبرئیل کو فضیلت کے لیے پسند فرمایا۔اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار فرمایا اوران میں سے حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مصطفیٰ بنایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے چار صحابہ کو منتخب فرمایا: حضرات ابوبکر وعمر، عثمان وعلی رضی اللہ عنہم، پھران میں سے حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خصوصی فضیلت عطا فرمائی اور اسی طرح مہینوں سے چار کو منتخب فرمایا: رجب، شعبان، رمضان، محرم۔ان میں سے شعبان کو پسند فرمایا اور اس کو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مہینہ قرار دیا، تو جس طرح حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کرام میں افضل ہیں اسی طرح آپ کا مہینہ دیگر مہینوں میں افضل ہے۔(الغنیۃ لطالبی طریق الحق، ج1، ص187)

## شعبان میرا مہینہ ہے:

امام بیہقی کی شعب الایمان اور کنزالعمال میں حدیث پاک ہے: **عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خيرة الله من الشهور شهر رجب وهو شهر الله، من عظم شهر الله رجب فقد عظم امرالله ومن عظم امرالله ادخله جنات النعيم واوجب له رضوانه الأكبر،وشعبان شهرى فمن عظم شهر شعبان فقد عظم امرى ومن عظم امرى كنت له فرطا وذخرا يوم القيامة وشهر رمضان شهر امتى فمن عظم شهر رمضان و عظم حرمته ولم ينتهكه وصام نهاره وقام ليله وحفظ جوارحه خرج من رمضان وليس عليه ذنب يطلبه الله به .**

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی کے برگزیدہ مہینوں میں رجب کا مہینہ ہے، اور وہ اللہ کا مہینہ ہے جس شخص نے اللہ کے مہینہ ''رجب'' کی تعظیم کی یقیناً اس نے اللہ کے حکم کی تعظیم کی اور جس نے اللہ کے حکم کی تعظیم کی اللہ تعالی اسے نعمتوں والی جنتوں میں داخل فرمائے گا اور اپنی بڑی خوشنودی عطا فرمائے گا، اور شعبان میرا

مہینہ ہے، جس کسی نے ماہ شعبان کی تعظیم کی یقیناً اس نے میرے حکم کی تعظیم کی، اور جس نے میرے حکم کی تعظیم کی تو میں قیامت کے دن اس کے لئے کام بنانے والا اور بھلائیوں کا ذخیرہ رہوں گا۔ اور ماہ رمضان میری امت کا مہینہ ہے، جس شخص نے ماہ رمضان کی تعظیم کی، اس کے تقدس کا پاس ولحاظ رکھا، اس کا تقدس پامال نہ کیا اور اس کے دن میں روزہ رکھا اور اسکی رات میں قیام کیا اور اپنے اعضاء کی حفاظت کی تو وہ رمضان سے اس طرح نکلے گا کہ اس پر کوئی گناہ نہ ہوگا جس پر اللہ تعالی اس سے مواخذہ کرے۔ (بیہقی شعب الایمان، حدیث نمبر: 3813۔ کنز العمال تابع لکتاب الفضائل، حدیث نمبر: 35217)

## ماہ شعبان کی دیگر مہینوں پر فضیلت:

دیگر مہینوں پر ماہ شعبان کی فضیلت کی بابت حدیث پاک ہے: **وعن انس بن مالک رضی الله عنه انه قال ان النبی صلی الله علیه وسلم قال فضل رجب علی سائر الشهور کفضل القراٰن علی سائر الکلام و فضل شعبان علی سائر الشهور کفضلی علی سائر الانبیاء وفضل رمضان علی سائر الشهور کفضل الله تعالیٰ علی سائر خلقه.**

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ماہ رجب کی فضیلت تمام مہینوں میں ایسی ہے جیسے قرآن شریف کی فضیلت تمام آسمانی کتابوں پر۔ اور شعبان کی فضیلت تمام مہینوں پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تمام انبیاء کرام پر۔ اور رمضان کی فضیلت تمام مہینوں پر ایسی ہے جیسی اللہ تعالی کی فضیلت تمام مخلوق پر ہے۔ (الغنیۃ لطالبی طریق الحق، ج1، ص188)

## ماہ شعبان اور صحابہ کرام کا اہتمام:

**وعن انس بن مالک رضی الله عنه انه قال کان اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم اذا نظروا الی هلال شعبان اکبوا علی المصاحف یقرء ونها واخرج المسلمون زکوة اموالهم لیتقوی بها الضعیف والمسکین علی صیام شهر رمضان و دعا الولاة اهل السجن فمن کان علیه حد اقاموه علیه والا خلوا سبیله وانطلق التجار فقضوا ما علیهم و**

**قبضوا مالھم حتی اذا نظروا الی ھلال رمضان اغتسلوا واعتکفوا.**

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام جب ماہ شعبان کا چاند دیکھتے تو قرآن شریف کو سینہ سے لگائے رہتے اور تلاوت میں مصروف رہتے ،مسلمان اپنے اموال کی زکوۃ نکالتے تاکہ کمزور اور مسکین اسے حاصل کرکے ماہ رمضان کے روزے رکھنے پر قوت حاصل کریں، حکام وذمہ داران' قیدیوں کو طلب کرتے اور ان میں جو حد شرعی کے مستحق تھے،ان پر حد جاری کرتے ، ورنہ انہیں رہا کردیتے ،تاجر حضرات اپنے ذمہ جو حقوق ہیں انہیں ادا کردیتے اور جو چیزیں وصول طلب تھیں انہیں حاصل کرلیتے حتیٰ کہ جب رمضان کا چاند دیکھ لیتے تو غسل کرکے اعتکاف کا اہتمام کرتے۔(الغنیۃ لطالبی طریق الحق ج1 ص 188)

**کیسا بابرکت زمانہ تھا اور کیسے فرشتہ صفت تھے وہ حضرات! سال کا ایک حصہ روزوں میں اور اکثر راتیں قیام وسجود میں گزارتے۔کھانا حسرت بھری نگاہ سے ان کی طرف دیکھتا تھا کہ کب ان حضرات کا لقمہ بننے کی سعادت ملے اور بستر تمنائی تھے کہ کب انہیں راحت جسمانی کا سامان فراہم کریں لیکن وہ ہمہ تن اپنے مولیٰ کی رضا کے طالب بن کر ماہیٔ بے آب کی طرح ذکر وعبادت میں گریہ وزاری کرتے رہتے ،قرآن پاک ان نفوس رحمت نشاں کی صفت میں ناطق ہے:وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا. ترجمہ:اورجواپنے پروردگار کے حضور سجدہ ریزی وقیام میں راتیں گزارتے ہیں۔(سورۃ الفرقان۔64)**

**نیز ارشاد الہی ہے:تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا. ترجمہ:ان کے پہلو بستروں سے علحدہ رہتے ہیں،اپنے رب کو خوف اورامید کی کیفیت سے پکارتے ہیں(السجدہ۔16)**

**رمضان کی جب آمد آمد ہوتی ہے یہ حضرات تو یوں استقبال کرتے کہ گویا یہ نعمت پھر حاصل نہ ہوگی۔**

**صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی یہ پاکیزہ زندگی ہم لوگوں کے لیے اسوہ ونمونہ**

**اور درس عبرت ونصیحت ہے اس لئے کہ ہمارے لیل ونہار غفلت کا شکار ہیں، خیال وفکر میں مادیت کا تسلط ہے، قلب وجگر میں بے ثبات دنیا کی محبت جاگزیں ہے۔**

## ماہ شعبان میں روزوں کا اہتمام:

شعبان میں روزہ رکھنا حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کونہایت محبوب ہے، استقبال رمضان کے نام سے 29 یا30 شعبان کوروزہ رکھنے سے حدیث شریف میں منع کیا گیا۔ چنانچہ جامع ترمذی شریف میں ارشاد مقدس ہے: **لاَ تَـقَـدَّمُـوا الشَّهْـرَ بِيَـوْمٍ وَلاَ بِيَـوْمَيْـنِ إِلاَّ أَنْ يُـوَافِقَ ذَلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُومُـهُ أَحَدُكُمْ .**

ترجمہ: ماہ رمضان سے ایک یادودن پہلے روزہ مت رکھو، مگر یہ کہ کوئی شخص کسی دن روزے رکھتا تھا اور وہ دن اتفاق سے آخری شعبان کا ہواتو کوئی حرج نہیں۔ (جامع ترمذی ج 1، ابواب الصوم، باب ماجاء فی لا تقدموا الشھر بصوم، حدیث نمبر:687،ص 147)

اس ممانعت کی علت بیان کرتے ہوئے صاحب مجمع بحارالانوار فرماتے ہیں: **ويستريح قبله فيحصل نشاط فيه وقيل لئلا يختلط النفل بالفرض.**

ترجمہ: تاکہ رمضان سے پہلے راحت حاصل ہواور رمضان میں نشاط باقی رہے اور یہ بھی کہا گیا تاکہ نفل کا فرض سے اختلاط نہ ہو۔ (مجمع بحارالانوار، ج4،ص233)

سب سے افضل روزوں سے متعلق حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا گیا تو فرمایا **صيام شعبان تعظيما لرمضان.**

ترجمہ: ماہ شعبان کے روزے رمضان کی تعظیم کی خاطر سب سے افضل روزے ہیں۔ (الغنیۃ لطالبی طریق الحق، ج1،ص 187)

اورارشادفرماتے ہیں: **من صام اخريوم الاثنين من شعبان غفرله** ۔ ترجمہ: جوماہ شعبان کے آخری دوشنبہ کوروزہ رکھےاس کے گناہوں کی مغفرت کردی گئی۔ (الغنیۃ لطالبی طریق الحق، ج1،ص 187)

اس روایت کے تحت حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

**یعنی آخر اثنین فیه لا اخریوم من الشهر لان استقبال الشهر بالیوم والیومین فیه منهی عنه.** ترجمہ: اس سے مراد شعبان کا آخری دوشنبہ ہے نہ کہ مہینہ کا آخری دن، کیونکہ ماہ شعبان کے آخری ایک یا دو دن روزہ رکھ کر رمضان کا استقبال کرنا ممنوع ہے۔ (**الغنیة لطالبی طریق الحق، ج 1، ص 187**)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس ماہ میں کثرت سے روزوں کا اہتمام فرماتے: ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: **کان رسول الله صلی علیه وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول لا یصوم ومارأیت رسول الله صلی علیه وسلم استکمل صیام شهر قط الاشهر رمضان ومارأیته صام فی شهر اکثر من صیامه فی شعبان.**

ترجمہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں روزوں کا اس قدر اہتمام فرماتے یہاں تک کہ ہم سمجھتے کہ آپ افطار نہیں فرمائیں گے اور کبھی روزوں کا اہتمام نہیں فرماتے حتیٰ کہ ہم سمجھتے کہ اب تو روزہ نہیں رکھیں گے اور میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ماہ رمضان کے سوا کسی مہینہ میں مسلسل روزہ رکھتے نہیں دیکھا اور ماہ شعبان سے زیادہ کسی مہینہ میں روزوں کا اہتمام فرماتے نہیں دیکھا۔ (الغنیۃ لطالبی طریق الحق، ج 1، ص 186)

**عن عائشة قالت: لم یکن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی شهر اکثر صیاما منه فی شعبان لانه ینسخ فیه ارواح الاحیاء فی الاموات، حتی ان الرجل یتزوج وقد رفع اسمه فیمن یموت، وان الرجل لیحج وقدرفع اسمه فیمن یموت.**

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے سیدنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان سے بڑھ کر کسی مہینہ میں کثرت سے روزہ نہیں رکھتے کیونکہ اس میں زندوں کی روحیں انتقال کرنے والوں میں لکھ دی جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ آدمی نکاح کرتا ہے جب کہ اس کا نام ان لوگوں میں شامل کرلیا جاتا ہے جو انتقال کرنے والے ہوں گے اور یقیناً آدمی حج کا ارادہ کرتا ہے جبکہ اس کا نام انتقال کرنے والوں میں شمار کیا

جاتا ہے۔(ابن مردویہ، ابن عساکر، درمنثور: سورۂ دخان۔)

**عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یصوم شعبان کله فسالته؟ قال ان الله یکتب فیه کل نفس میتة تلک السنة فاحب ان یاتینی اجلی و انا صائم.**

ترجمہ: حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکمل شعبان میں روزے رکھتے۔ میں نے عرض کیا تو فرمایا اس سال انتقال کرنے والے ہر نفس کو اللہ تعالیٰ اس رات لکھتا ہے میں چاہتا ہوں کہ میرا وقت وصال بحالت روزہ آئے۔(ابویعلی، درمنثور: سورۂ دخان۔)

مسند احمد وسنن نسائی میں حدیث شریف ہے: **حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَرَكَ تَصُومُ شَهْرًا مِنَ الشُّهُورِ مَا تَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ . قَالَ ذَلِكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ .**

ترجمہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ کو دیگر مہینوں میں اس قدر روزوں کا اہتمام کرتے ہوئے نہیں دیکھا، جس قدر آپ شعبان کے مہینہ میں روزے رکھا کرتے ہیں؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رجب اور رمضان کے درمیان کا یہ وہ مہینہ ہے جس میں لوگ اہتمام نہیں کرتے اور یہ ایسا مہینہ ہے جس میں رب العالمین کی بارگاہ میں اعمال پیش کئے جاتے ہیں، تو میں یہ چاہتا ہوں کہ میں روزہ کی حالت میں رہوں اور میرا عمل پیش کیا جائے۔(سنن نسائی، کتاب الصیام، باب صوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بأبی ھو وامی، ج1،ص 321، حدیث نمبر: 2369۔ مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث نمبر: 22385)

ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کی ایک روایت میں ہے، آپ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا: **یا رسول الله مالی اری صیامک فی شعبان فقال صلی الله علیه وسلم یا عائشة انه شهر ینسخ ملک الموت فیه اسم من یقبض روحه فی بقیة العام فأنا احب ان لاینسخ اسمی الا وأنا صائم.**

ترجمہ: یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ماہ شعبان میں آپ کے روزوں کا اہتمام دیکھتی ہوں؟ تو

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! یہ وہ مہینہ ہے جس میں ملک الموت اس شخص کا نام لکھتے ہیں جس کی روح باقی سال میں قبض کی جائے گی، میں چاہتا ہوں کہ میرا نام لکھا جائے اور میں روزہ کی حالت میں رہوں۔ (الغنیۃ لطالبی طریق الحق، ج1 ص187۔ درمنثور: سورۃ الدخان:1)

## ایک ضروری وضاحت:

یاد رکھنا چاہئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ "میں روزہ کی حالت میں رہوں اور میرا نام لکھا جائے" دراصل امت کو روزہ کی اہمیت بتانے اور اس کے اہتمام کی ترغیب دینے کی خاطر ہے۔ ورنہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک لکھنا حضرت عزرائیل کے لیے سعادت اور نامۂ اسماء میں لکھا جانا اس نامہ کی فضیلت کی بات ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ رکھنا روزہ کو فضیلت بخشنے کے لیے ہے ورنہ آج بھی غیر مسلم بھوکے پیاسے رہتے ہیں ان کے اس عمل کو نہ روزہ کا نام دیا جاسکتا ہے نہ ثواب کی بشارت اور خود اہل اسلام بھی بلانیت اوقات مقررہ میں بھوکے پیاسے رہیں یا رات میں بھوکے رہیں تو وہ روزہ نہیں بن سکتا کیونکہ جملہ عبادات دراصل سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری اداؤں اور مقدس فرامین کا نام ہے اور روزہ کا عین مقصود شہوتوں کو توڑنا، شہوات اور نفس کی مخالفت کرنا ہے۔

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان یہ ہے کہ انسان کے ساتھ رہنے والا قرین شر بھی آپ کی معیت کی برکت سے آپ کا تابع فرمان ہوگیا، حضور کی نسبت خواہشات کا تصور بھی العیاذ باللہ ایمان کے منافی ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حتمی یقینی طور پر اپنے وصال مبارک کا دن، مہینہ، سال اور تاریخ سب جانتے ہیں اسی لیے آپ کو معاذ اللہ ایسی کوئی فکر لاحق نہیں ہوئی جو عام انسانوں کو اپنی موت کے خوف میں ہوتی ہے، یہ فرمانا صرف وصال حق کے اہتمام اور تعلیم امت کی خاطر تھا، چنانچہ مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ کرام کو اپنے وصال کی خبر اشارۃً پہلے ہی عطا فرمائے ہیں جیسا کہ صحیح بخاری شریف کتاب المناقب ج1، حدیث نمبر:3654 ص516 میں ہے: عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صلی الله علیه وسلم النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ خَیَّرَ عَبْدًا بَیْنَ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ ذَلِکَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللَّهِ . قَالَ فَبَکَی أَبُو بَکْرٍ ، فَعَجِبْنَا لِبُکَائِهِ أَنْ یُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صلی الله علیه وسلم عَنْ عَبْدٍ خُیِّرَ . فَکَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی الله علیه وسلم هُوَ الْمُخَیَّرَ.

# باب دوم

# فضائل شب براءت، احادیث وآثار

ردائے اسلام کے سایہ میں رہنے والے مسلمان کی زندگی میں ہر سال چندایسی مقدس راتیں آتی ہیں جو اپنے خصائص وفضائل، برکات ورحمتوں میں امتیازی شان رکھتی ہیں اور ہر ایک رات کی جداگانہ خصوصیت ہے اور قرآن شریف میں بطور خاص تین راتوں کا ذکر آیا ہے۔

(۱) **شب معراج**: جس میں عبد ورب، محبّ ومحبوب کی ملاقات ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رؤیت باری تعالیٰ کا شرف حاصل کیا اور محبّ ومحبوب کے درمیان اسرار ورموز کی باتیں ہوئیں۔ آیت کریمہ ''سُبحَانَ الَّذِی أَسرَی بِعَبدِہِ لَیلاً'' (بنی اسرائیل:1) میں ''لیلا'' سے بالاتفاق یہی شب معراج مراد ہے۔

(۲) **شب قدر**: جو نزول قرآن کی مقدس شب ہے جس میں فرشتوں کا ورود ہوتا ہے اور اس شب میں بندگان حق کو ہزار مہینوں کی عبادت سے بڑھ کر ثواب عطا ہوتا ہے، ارشاد الٰہی ہے: لَیلَۃُ القَدرِ خَیرٌ مِنْ أَلفِ شَھرٍ۔ (قدر۔3) اس آیت کریمہ میں **شب قدر** کا ذکر ہے۔

(۳) **شب براءت**: یہ برکتوں والی رات ہے جس میں بندگان خدا کو بخشش کا مژدۂ جانفزا ملتا ہے۔ اس رات کا ذکر ان آیات کریمہ: حم . وَالکِتَابِ المُبِینِ . إِنَّا أَنزَلنَاہُ فِی لَیلَۃٍ مُبَارَکَۃٍ إِنَّا کُنَّا مُنذِرِینَ . فِیھَا یُفرَقُ کُلُّ أَمرٍ حَکِیمٍ (سورۂ دخان۔4-1) میں ہے۔ مفسرین ومشاہیر امت کی ایک جماعت کے پاس ''لیلۃ مبارکۃ'' سے مراد شعبان کی پندرھویں شب ہے جسے ''لیلۃ البراءۃ'' کہا جاتا ہے۔

## لیلۃ مبارکۃ تفاسیر کے آئینہ میں:

شب براءت کے فضائل متعدد احادیث شریفہ میں وارد ہیں اور قرآن شریف میں لیلۃ مبارکۃ سے کیا مراد ہے اس بارے میں مفسرین اور علماء اعلام کی تصریحات روئے قرطاس پر واضح اور آشکار ہیں کہ اس سے

مرادعلماء امت کی ایک جماعت کے مطابق پندرہ شعبان کی شب، شب براءت ہے۔

علامہ شیخ احمد بن محمد صاوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1247ھ) حاشیۃ الصاوی علی الجلالین میں آیت مذکورہ کی تفسیر ''او لیلۃ النصف من شعبان'' کےتحت فرماتے ہیں: **ھو قول عکرمۃ و طائفۃ ووجہ بامور منھا ان لیلۃ النصف من شعبان لھا اربعۃ اسماء: اللیلۃ المبارکۃ و لیلۃ البراء ۃ و لیلۃ الرحمۃ ولیلۃ الصک** (حاشیۃ الصاوی علی الجلالین، ج4 ص57۔تفسیر کبیر: سورۃ الدخان:1)

ترجمہ: ''لیلۂ مبارکہ سے مراد یا پندرھویں شب ہے'' یہ حضرت عکرمہ اور علماء کی ایک جماعت کا قول ہے، اور یہ توجیہ چند امور کی وجہ سے قابل قبول ہے، ان میں سے ایک یہ ہے کہ پندرھویں شعبان کے چار نام ہیں:

(1) مبارک رات (2) براءت والی رات (3) رحمت والی رات (4) انعام والی رات۔

علامہ سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1270ھ) تفسیر روح المعانی میں فرماتے ہیں: **وقال عکرمۃ وجماعۃ: '' ھی لیلۃ النصف من شعبان و تسمی لیلۃ الرحمۃ واللیلۃ المبارکۃ ولیلۃ الصک ولیلۃ البراء ۃ''.**

ترجمہ: حضرت عکرمہ اور علماء کی ایک جماعت نے فرمایا: وہ پندرھویں شعبان کی رات ہے اور اس رات کو شب رحمت، شب مبارک، شب انعام اور شب آزادی کہا جاتا ہے۔

صاحب روح البیان علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1127ھ) فرماتے ہیں: **المراد من اللیلۃ المبارکۃ لیلۃ النصف من شعبان** ۔(روح البیان ج8،ص448)

ترجمہ: ''لیلۃ مبارکۃ'' سے پندرہ شعبان کی رات (شب براءت) مراد ہے۔

حضرت سلطان الاولیاء، پیران پیر غوث اعظم دستگیر رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 561ھ) لیلۃ مبارکۃ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: **ھی لیلۃ النصف من شعبان وھی لیلۃ البراء ۃ**۔ترجمہ: وہ ماہ شعبان کی پندرہویں رات ہے اور وہ شب براءت ہے۔(الغنیۃ لطالبی طریق الحق، ج1،ص189)

''لیلۃ مبارکۃ'' کے بارے میں قرآن شریف میں آیا ہے ''فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ. ترجمہ: اس میں ہر حکمت والے کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔(سورۂ دخان:4)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ لیلۂ مبارکہ فیصلہ جات والی رات ہے اور پندرہ شعبان کی شب سے متعلق بھی احادیث شریفہ میں یہی وارد ہے کہ اس میں سال تمام ہونے والے مختلف اموراور متنوع احکام کے فیصلے کئے جاتے ہیں، اس جہت سے اس مضمون والی احادیث شریفہ مذکورہ آیت کریمہ "لیلة مباركة" کی تفصیل بنتی ہیں، جیسا کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت صاحب روح المعانی نقل فرماتے ہیں: **وروی عن ابن عباس رضی الله عنهما تقتضی الاقضية كلها ليلة النصف من شعبان** ۔ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: جملہ معاملات کے فیصلہ جات شعبان کی پندرھویں شب میں ہوتے ہیں۔ (روح المعانی ج14،ص174)

## ایک نفیس توجیہ:

لیلة مباركة (برکت والی رات) کا مصداق ومعنی کیا ہے؟

اس سلسلہ میں مفسرین کرام نے دوطرح کے اقوال بیان فرمائے ہیں، بعض نے فرمایا: اس سے شب براءت مراد ہے اور بعض نے فرمایا شب قدر۔ ان دو اقوال کی تطبیق وجمع میں یہ کہا گیا کہ "لیلۃ مبارکۃ" کے بارے میں آیا ہے **فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيم** ترجمہ: اس میں ہر حکمت والے کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ (سورۂ دخان:4) اس سے معلوم ہوا کہ اس مبارک رات میں فیصلے ہوتے ہیں۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ فیصلے شعبان کی پندرھویں شب میں ہوتے ہیں اور "لیلۃ القدر" میں متعلقہ فرشتوں کے حوالے کئے جاتے ہیں۔ پس لیلۃ مبارکۃ کی تفسیر لیلۃ القدر سے کی جائے تو فیصلہ نامہ جات ذمہ داروں کے حوالے کرنے کی رات ہوگی اور شب براءت سے تفسیر کی جائے تو فیصلے کرنے کی رات مراد ہوگی۔ **عن ابن عباس ان الله يقضی الاقضية فی ليلة نصف شعبان ويسلمها الى اربابها فی ليلة القدر.**

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بے شک اللہ تعالی شب براءت میں فیصلہ جات فرماتا ہے اور شب قدر میں ذمہ داروں کے حوالے فرماتا ہے۔ (حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ ج4،ص100/معالم التنزیل)

## شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی ایمان افروز توجیہ:

''لیلہ مبارکہ'' کی تفسیر شب براءت سے کئے جانے پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ نزول قرآن شب قدر میں ہونے کی قرآن کریم میں واضح تصریح موجود ہے پھر شب براءت میں نزول قرآن کا معنی کیا ہوگا؟

اس سلسلہ میں حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک پر مغز بحث فرمائی ہے:

درینجا شبہ آن آنست کہ نزول قرآن درمدت بست وسہ سال ست وابتدائے نزول آن درماہ ربیع الاول سر سال چھلم از عمر شریف نبوی علی صاحبہ الصلوۃ والسلام ودرقرآن مجید نزول قرآنر امؤرخ فرمودہ اندبسہ وقت شہر رمضان وشب قدر وشب مبارک کہ نزد اکثر علماء عبارت ست ازشب برات پانزدھم شعبان۔ پس تطبیق درین امر واقعی این تعبیرات متخالفہ چگونہ درست آید آنچہ بعد از تنقیح معلوم شد آنست کہ نزول قرآن از لوح محفوظ در مقام بیت العزت کہ بقعہ ایست از آسمان دنیا محفوف ست بملائکہ ذی قدر درشب قد راست کہ در ماہ رمضان واقعست وتقدیر نزول آن وحکم فرمودن حافظان لوح راکہ نسخہ آنر انقل کردہ بآسمان دنیا رسانند درشب برات ھمانسال بودپس ہرسہ تعبیر درست افتادونزول حقیقی درشب قدر ازماہ رمضان واقعشد ونزول تقدیری پیش ازان درشب برات ونزول قرآن برزبان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے اندرماہ ربیع الاول سر سال چھلم ست واتمام نزول آن دربقیۃ العمرپس تعارضے نماند۔ (تفسیر عزیزی پارہ عم سورۃ القدرص

259) ترجمہ: یہاں ایک سوال ہے وہ یہ کہ قرآن تیئس (23) سال کی مدت میں مکمل نازل ہوا جس کی ابتداء ربیع الاول کے مہینے میں ہوئی اس وقت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کا چالیسواں سال شروع ہوا تھا، جبکہ خود قرآن کے اندر نزول کے تین متعین موقعوں کی طرف اشارے فرمائے گئے ہیں: ایک رمضان المبارک کا مہینہ، دوسرے شب قدر جو رمضان المبارک کے آخری عشرے میں ہوتی ہے، تیسرے لیلۂ مبارکہ جو اکثر علماء کے نزدیک پندھویں شعبان ہے جس کو شب براءت کہتے ہیں، تو اس امر واقعی اور ان تین مختلف تعبیروں کے درمیان تطبیق کیسے ہوگی؟

جواب اس کا یہ ہے کہ روایات میں اچھی طرح تحقیق وتنقیح کے بعد جو بات معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ قرآن شریف کا نزول لوحِ محفوظ سے ''بیت العزت'' میں جو آسمان دنیا پر ایک مقام ہے جس کو اعلی مرتبے کے فرشتوں نے گھیر رکھا ہے، شب قدر میں ہوا جو رمضان المبارک میں ہوتی ہے، اور اسی سال اس سے قبل ''بیت العزت'' میں نزول کی تقدیر اور اس کا حکم شب براءت میں ہوا تھا، اب تینوں تعبیریں درست ہوگئیں، یعنی حقیقی نزول رمضان المبارک کے مہینے میں شب قدر کو ہوا، تقدیری نزول اس سے پہلے شب براءت میں ہوا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر اس کا نزول ربیع الاول کے مہینے میں شروع ہوا پھر وصال مبارک سے پہلے اس کا نزول مکمل ہوا، اس توجیہ کے بعد اب کوئی تعارض نہیں رہا۔

## محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ کی دلنشین تحریر:

حضرت ابوالحسنات سید عبد اللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ (متوفی: 1384ھ) نے شب براءت کی عظمت وفضیلت کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے: ''شب براءت کا نام اللہ تعالیٰ نے مبارک رات رکھا ہے اور اس رات قرآن اتارا، ایسا ہی شب قدر کے لئے فرمایا کہ ہم نے قرآن اتارا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ شب براءت میں قرآن اتارنے کی تجویز ہوئی اور شب قدر میں آسمان اوّل پر اتارا، پھر 23 سال تک تھوڑا تھوڑا کر کے دنیا میں اترتا رہا، یہ مبارک رات شعبان کی پندرہ کو آتی ہے، ہر رات اللہ تعالیٰ پچھلی رات کو آسمان دنیا پر برآمد ہوتا ہے اور شب براءت میں غروب شمس سے ہی آسمان دنیا پر اللہ تعالیٰ

برآمد ہوتا ہے، تمام ملائک حظیرۂ قدس میں جمع ہو جاتے ہیں، اس رات خدا کی خاص تجلی ہوتی ہے جو اور راتوں میں نہیں، فرش رحمت بچھایا جاتا ہے، اس رات خدا کے یاد کرنے والوں پر وصال وقرب کے پھول نچھاور کئے جاتے ہیں، آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں، جنت عدن اور فردوس کو آراستہ کر کے ان کے دروازہ کھول دیتے ہیں، جنت کے رہنے والے جیسے حور وغیرہ جنت کے کنارے آجاتے ہیں تاکہ خدا کی یاد کرنے والوں کا تماشہ دیکھیں، انبیاء اور شہداء کی روحیں اعلی علیین میں خوش خوش رہتے ہیں، یعنی عالم ناسوت میں ہونے والے معاملات، عالم ملکوت میں فرشتوں پر ظاہر کر دیئے جاتے ہیں مثلاً کسی کا مرنا، کسی کا پیدا ہونا، امیر ہونا، فقیر ہونا، بیمار وتندرست ہونا، قحط وارزانی کا ہونا، سلطنت وحکومت کا تغیر وتبدل غرض سال بھر کی برآود مرتب ہو کر عمل کرنے کے لئے دے دی جاتی ہے، دعا کرنے والوں کی دعا قبول ہوتی ہے، مانگنے والوں کو جو کچھ وہ مانگیں دے دیا جاتا ہے، کوشش کرنے والوں کی مدد کی جاتی ہے یعنی کوشش کا صلہ دیا جاتا ہے، اطاعت کرنے والوں کو اطاعت کا بدلہ دیا جاتا ہے، گناہ کرنے والوں کے گناہ کی سزا میں کمی کی جاتی ہے، اللہ تعالی سے محبت رکھنے والوں کو کرامت عطا ہوتی ہے۔

پھر خدائے تعالیٰ تمام رات ارشاد فرماتا ہے کہ کون مبتلائے مصیبت ہے کہ اس کو عافیت دوں، کون مغفرت مانگنے والا ہے کہ اس کی مغفرت کر دوں، کون رزق مانگنے والا ہے کہ اس کو رزق دوں۔

لوگ سمجھتے ہیں کہ خدا کی اطاعت سے رزق کم ملتا ہے، خدا کی اطاعت سے اور طلب مغفرت سے رزق میں برکت ہوتی ہے، پھر میں عرض کرتا ہوں کہ انسانی طبیعت کا بھی لحاظ کیا جاتا ہے، اگر نہ بھی مانگیں تب بھی دیتا بلکہ اگر تم یہ کہو کہ الٰہی روٹی مت دو، تب بھی یہ دعا قبول نہیں ہوتی، وہ جو کچھ قسمت میں ہے وہ پہنچ کر رہتا ہے اگر قسمت میں جو کچھ ہے نہ لیں گے تو جبر سے دیا جائے گا‘‘۔(فضائل رمضان ص 23/24)

## لیلة مبارکة کی وجہ تسمیہ:

شب براءت، شب مبارک ہے، شب براءت کا ہر لمحہ ہر گھڑی برکات رحمانی والطاف صمدانی سے بہرہ ور اور ہر ساعت انوار الٰہی وتجلیات ربانی کا مرکز ہوتی ہے۔ عرش علیٰ سے تحت الثریٰ تک ہر ذرہ نفس رحمانی سے معطر

www.ziaislamic.com

ہوتا ہے اسی لیے اس رات کو لیلۃ مبارکۃ (مبارک رات) کہا جاتا ہے۔

صاحب روح البیان حضرت شیخ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: **اللیلۃ المبارکۃ لکثرۃ خیرھا وبرکتھا علی العالمین فیھا الخیر وان برکات جمالہ تعالیٰ تصل الی کل ذرۃ من العرش الی الثری۔** (روح البیان، ج8، ص447)

ترجمہ: یہ رات برکت والی اس لئے ہے کہ اس رات عمل خیر انجام دینے والوں پر نہایت خیر و برکات نازل ہوتے ہیں اور عرش معلیٰ سے تحت الثری تک ہر ذرہ کو حق تعالیٰ کے جمال جہاں آراء کی برکتیں نصیب ہوتی ہیں۔

## شب براءت جاگنا اور عبادت کرنا:

شب براءت میں اذکار و وظائف، عبادات و تلاوت وغیرہ میں مشغول رہنا احادیث شریفہ سے ثابت ہے چنانچہ سنن ابن ماجہ شریف میں ہے: **عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُومُوا لَيْلَهَا وَصُومُوا يَوْمَهَا .فَإِنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ فِيهَا لِغُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ أَلاَ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِى فَأَغْفِرَ لَهُ أَلاَ مُسْتَرْزِقٌ فَأَرْزُقَهُ أَلاَ مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهُ أَلاَ كَذَا أَلاَ كَذَا حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ .**

(سنن ابن ماجہ شریف، حدیث نمبر: 1451۔ شعب الایمان للبیہقی حدیث نمبر: 3664۔ کنز العمال حدیث نمبر: 35177۔ تفسیر در منثور، سورۃ الدخان، آیت۔4)

حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سیدنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب شعبان کی پندرھویں شب ہو تو اس کی رات میں قیام کرو اور اس کے دن میں روزہ رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس رات سورج ڈوبتے ہی آسمان دنیا کی طرف نزول اجلال فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کیا کوئی مغفرت کا طلبگار ہے کہ میں اس کو بخشدوں! کیا کوئی رزق چاہنے والا ہے کہ میں اس کو رزق عطا کروں! کیا کوئی مصیبت کا مارا ہوا ہے کہ میں اس کو عافیت دوں! کیا کوئی ایسا ہے! کیا کوئی ایسا ہے! یہاں تک کہ فجر طلوع ہو۔

اس روایت سے پندرھویں شب قیام وعبادت اور دن کا روزہ سنت ہونا معلوم ہوتا ہے اور حدیث

شریف میں مذکور اللہ تعالیٰ کے نزول اجلال فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ اپنی صفت رحمت کی عام تجلی فرماتا ہے یا اس کی شان کے شایاں صفات جلالی سے صفات جمالی کا ظہور تام مراد ہے، جیسا کہ حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ الباری فرماتے ہیں: **إن الله تعالى ينزل أى من الصفات الجلالية إلى النعوت الجمالية زيادة ظهور فى هذا التجلى إذ قد ورد فى الحديث القدسى " سبقت رحمتى غضبى " وفى رواية " غلبت ".** (مرقاۃ المفاتیح، باب قیام شہر رمضان)

## شب براءت پروانۂ بخشش:

براءت کے معنی چھٹکارا پانے کے ہیں، اس مقدس رات گنہگاروں کو بخشش کا پروانہ ملتا ہے، نیک بختوں ، سعادت مندوں اور صالحین کو قرب حق کا مژدہ سنایا جاتا ہے، اس وجہ سے یہ رات شب براءت کہلاتی ہے۔

جو بندگان حق دربار خدا میں حاضر باش رہتے اور ہمہ تن اسی کی طرف لو لگائے رہتے ہیں، انہیں رب العالمین کی طرف سے درجہ قبولیت کا عہد نامہ حقیقۃً اور حساً عالم بیداری میں بھی ملتا ہے جیسا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آیا ہے، **ان عمر بن عبدالعزيز لما رفع رأسه من صلاته ليلة النصف من شعبان وجد رقعة خضراء قد اتصل نورها بالسماء مكتوب فيها هذه براء ة من النار من الملك العزيز لعبده عمر بن عبدالعزيز۔**

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے شب براءت میں نماز سے فراغت کے بعد جب سر اٹھایا تو آپ نے ایک سبز کاغذ موجود پایا جس کا نور آسمان تک پہنچا ہوا تھا اور اس میں لکھا ہوا تھا یہ غالب بادشاہ کی طرف سے اس کے بندے عمر بن عبدالعزیز کے لیے دوزخ سے نجات کی سند ہے۔ (روح البیان، ج8 ص447)

## شب براءت خانۂ کعبہ پر تجلی خاص:

سنن دیلمی اور کنز العمال میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: **ان الله تعالى يلحظ الى الكعبة فى كل عام لحظة وذلك فى ليلة**

**النصف من شعبان ، فعندذلک تحن الیھا قلوب المؤمنین.**

ترجمہ: بیشک اللہ تعالی ہرسال خانۂ کعبہ پر ایک مرتبہ تجلی خاص فرماتا ہے اور وہ تجلی فرمانا شعبان کی پندرھویں رات (شب براءت) کو ہوتا ہے اور اس وقت مومنین کے دل کعبہ کے مشتاق ہوتے ہیں۔
(کنز العمال، تابع لکتاب الفضائل، مکۃ وما حولیھا زادہا اللہ شرفا، حدیث نمبر:34713)

## شب براءت مغفرت کی رات:

کائنات میں انبیاء کرام اور فرشتے معصوم ہیں اور اولیاء اللہ خطاؤں سے محفوظ ہوتے ہیں، عام انسان سے دانستہ ونادانستہ خطائیں سرزد ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے گناہوں پر جہاں سزا کی وعید سنائی، توبہ واستغفار کرنے کی ترغیب دی اور اپنا نام غفار بتایا تاکہ مغفرت کے سلسلہ میں بندوں کی امید رب سے وابستہ رہے اور کرم بالائے کرم ہے کہ بندوں کی حیات مستعار میں کئی رات اور دن ایسے عطا فرمائے جن میں گنہگاروں کی مغفرت کا عمومی اعلان ہوا، ان ہی ایام ولیالی میں ایک شب براءت ہے۔

اس رات جن گنہگاروں کو توبہ کے بغیر بخشا نہ جائے گا' ان میں مشرک ومشاحن ہیں چنانچہ حدیث شریف وارد ہے: **عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ لیطلع فی لیلۃ النصف من شعبان فیغفر لجمیع خلقہ الالمشرک اومشاحن.**

ترجمہ: حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شب براءت میں بندوں کی طرف مغفرت ورحمت کی تجلی فرماتا ہے اور مشرک وکینہ پرور، بدعقیدہ کے سوا تمام مخلوق کو بخش دیتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ، مسند احمد، شعب الایمان ج ۲ ص ۱۲۱ المعجم الکبیر، ج ۲، ص ۱۰۹، حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۱۹۱، سنن ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیہا، باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، ص ۹۹، حدیث نمبر: ۱۳۸۰، مسند امام احمد/ مسند المکثرین من الصحابۃ، حدیث نمبر ۶۳۵۳، /مصنف ابن ابی شیبۃ، ج ۷ ص، ۱۳۹، حدیث نمبر: ۱۵۰/ المطالب العالیۃ لابن حجر العسقلانی، کتاب السحور، حدیث نمبر: ۱۱۳۳/ معجم اوسط طبرانی، باب المیم من اسمہ محمد، حدیث نمبر: ۶۹۶۷/ معجم کبیر طبرانی، حدیث نمبر: ۱۶۶۳۹/ /بیہقی شعب الایمان، حدیث : ۳۶۷۲/ مصنف عبدالرزاق، ج ۴ ص ۳۱۷، حدیث

نمبر:۹۲۳۷/مجمع الزوائد، ج ۸ص ۶۵/کنز العمال، تابع لکتاب الفضائل، حدیث نمبر: ۳۵۱۷۵/سبل الہدی والرشاد، ج ۸ص ۴۳۳/تفسیر درمنثور، ج ۵ص ۱۴۱ سورۃ الدخان ۔۱)

اس رات کی عظمت سے متعلق حدیث پاک ہے،حدیث شریف میں وارد لفظ ''مشاحن'' کا معنی بیان کرتے ہوئے امام اوزاعی فرماتے ہیں: ''مشاحن'' سے مراد بدعقیدہ ہے، جو اہل سنت وجماعت کے عقائد سے خارج ہوگیا ہو،جیسا کہ حاشیۂ سنن ابن ماجہ شریف ص 99 پر ہے: **قال الاوزاعی اراد بہ صاحب البدعۃ المفارق لجماعۃ .**

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مشاحن کا ترجمہ کرتے ہوئے فرمایا: **صاحب البدعۃ التارک للجماعۃ.** ترجمہ: بدعقیدہ جو اہل سنت وجماعت سے علحدہ ہو۔(ماثبت بالسنۃ ص 82)

''مشاحن'' شحناء سے ہے،اس کا ایک معنی ناحق کسی سے بغض وعداوت،حسد اور کینہ رکھنے والا ہے۔

شب براءت میں اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کو بخش دیتا ہے اور مخلوق میں کبائر وصغائر میں ملوث اور خطاؤں کے مرتکب بھی ہوتے ہیں اور وہ حضرات بھی ہیں جن سے خلاف اولیٰ امور کا صدور ہوتا ہے۔**یغفر لجمیع خلقہ** جامع جملہ ہے اس میں گنہگاروں کی بخشش خطا کاروں کی معافی اور نیکوکاروں کو تقرب سے نوازنے کا اعلان ہے۔

اس حدیث شریف میں ہے''دو گنہگاروں کی بخشش اس مقدس رات میں بھی نہ ہوگی''ان میں ایک مشرک ہے۔

شرک اس قدر عظیم ترین گناہ ہے جس کو بڑا ظلم کہا گیا،ارشاد حق تعالیٰ ہے: **اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ.** ترجمہ: بے شک شرک یقیناً بڑا ظلم ہے۔(سورۂ لقمان:13)

اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مشرک کی بخشش نہ ہونے کا ذکر اس آیت کریمہ میں ہے۔**اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَشَاءُ** ۔ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ شرک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔(سورۂ النساء۔48)

اللہ تعالیٰ کی ذات واجب الوجود قدیم ازلی ابدی ہے،وہ اپنی ذات وصفات،اسماء وافعال میں یکتا وبے مثال ہے،وہی مستحق عبادت ہے اس کے سوا کسی کو واجب بالذات قدیم یا ازلی وابدی اور غیر فانی ماننا

یااس کے سوا کسی میں کوئی صفت ازلی ،ابدی مستقل بالذات ماننایااس کے سوا کسی کو مستحق عبادت ماننا شرک جلی ہے ،اور اپنی عبادات واعمال میں دکھاوا ونمائش شرک خفی ہے ۔ بندوں میں جوصفات حیات ،ارادہ ،علم ،معرفت ،سمع ،بصر ،اختیار وقدرت وغیرہ پائے جاتے ہیں یہ سب اللہ تعالی ہی کے تخلیق کردہ ہیں جواسکی صفات عالیہ کے زیر فیضان ہیں۔

امام قرطبی نے الجامع لاحکام القرآن، میں نہایت ہی عمدہ اور نفیس بحث کی اوراہل علم کے حوالہ سے شرک کے تین مرتبے بیان کئے ہیں اور یہ تینوں حرام ہیں (۱) اللہ کے سوا کسی کوالوہیت میں اس کا شریک ماننا یہی شرک اعظم ہے،دور جاہلیت میں مشرکین یہی شرک کیا کرتے تھے۔(۲) شرک کا دوسرا درجہ یہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی دوسرے کوافعال میں شریک ماننا کہ وہ مستقل طور پر بالذات بغیرعطائے الہی کے کسی کام کووجود میں لاسکتا ہے اگر چہ اس غیر کی نسبت الہٰ ہونے کا عقیدہ نہ رکھا جائے۔(۳) اسکے بعد تیسرا درجہ یہ ہے کہ اسکی عبادت میں کسی کوشریک کیا جائے اور یہ ریاء ہے،یعنی جن عبادات کواللہ ہی کی رضا کیلئے ادا کرنے کا اس نے حکم دیا ہے انہیں دوسروں کودکھانے لئے کرنا ادا کرنا، یہ عمل تمام اعمال کواکارت کرنے والا ہے،اس کوشرک خفی کہتے ہیں جسکو جاہل وکورمغزنہیں پہنچانتے۔(الجامع لاحکام القرآن،سورۃ النساء،آیت نمبر:۴۸ ج۵ ص۱۸۱)

لذت ایمان سے آشنا،کمال ایمان سے سرفراز اور آخرت میں کامیاب وہی شخص ہے جواللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاطر کسی سے محبت رکھے اور کسی سے بغض وعناد رکھے۔جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ وَأَعْطَى لِلَّهِ وَمَنَعَ لِلَّهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الإِيمَانَ ۔

ترجمہ: جس نے اللہ کے لیے محبت رکھی اور اللہ کے لیے عداوت اور اللہ کی رضا کے لیے دیا اور اللہ کے لیے روکا اس نے کمال ایمان کو پالیا۔(سنن ابوداود، ابواب السنۃ ،باب الدلیل علی زیادۃ الایمان ونقصہ ،حدیث نمبر:4683)

دنیا طلبی، جاہ ومنصب کی محبت اوراس میں نفس کی جولانی ووساوس شیطانی کی وجہ سے بغض وحسد رکھنے والے کواس مقدس شب میں بھی معاف نہ کیا جائے گا تاوقتیکہ وہ توبہ نہ کرلے۔

جیسا کہ دیگر روایتوں میں آیا ہے کہ والدین کا نافرمان اور تکبر کے طور پر ٹخنوں کے نیچے لباس پہننے والا

بھی معاف نہ کیا جائے گا اور اس حدیث شریف میں صرف دو گناہوں کے ذکر پر اختصار کیا گیا کیونکہ یہ دو گناہ ام الخبائث ہیں ان میں مبتلا رہنے والا عموماً دوسرے گناہوں سے محفوظ نہیں رہتا۔

## شب براءت، موت وحیات کا فیصلہ و تقسیم رزق:

ازل سے جو ہوا، ابد تک جو کچھ ہونے والا ہے سب لوح محفوظ میں تحریر شدہ ہے۔ مگر اللہ تعالی ہر سال شب براءت میں سال بھر کے علیحدہ علیحدہ احکامات اور فیصلہ جات فرماتا ہے اور فرشتے لوح محفوظ سے صحائف میں نقل کرتے ہیں جس میں لکھا ہوا ہوتا ہے کہ اس سال کون پیدا ہوں گے، کون دنیا سے رخصت ہوں گے اور کس کو کتنا رزق ملے گا۔ جیسا کہ امام بیہقی کی الدعوات الکبیر' فضائل الاوقات' شعب الایمان' ابن جوزی کی العلل المتناھیۃ اور التبصرۃ' مشکوٰۃ المصابیح اور زجاجۃ المصابیح میں حدیث شریف ہے، **عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال هل تدرین مافی هذه اللیلة یعنی لیلة النصف من شعبان قالت مافیها یا رسول الله فقال فیها ان یکتب کل مولود بنی آدم فی هذه السنة وفیها ان یکتب کل هالک من بنی آدم فی هذه السنة وفیها ترفع اعمالهم وفیها تنزل ارزاقهم فقالت یا رسول الله مامن احد یدخل الجنة الابرحمة الله تعالیٰ فقال مامن احد یدخل الجنة الا برحمةالله تعالیٰ ثلاثاً قلت ولا انت یا رسول الله فوضع یده علی هامته ولا أنا الا ان یتغمدنی الله منه برحمته یقولها ثلاث مرات.**

ترجمہ: ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضرت سیدنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتی ہو اس رات یعنی شب براءت میں کیا فضائل ہیں! آپ نے عرض کیا: اس کی شان کیا ہے؟ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس سال پیدا ہونے والے تمام بنی آدم کی فہرست اس رات تیار کردی جاتی ہے، اور اس سال فوت ہونے والے تمام بنی آدم کا فیصلہ لکھدیا جاتا ہے اور اس میں لوگوں کے اعمال رب کے حضور پیش کئے جاتے ہیں اور ان کا رزق اتارا جاتا ہے۔ آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر جنت میں

www.ziaislamic.com

جائے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر جنت میں جائے، آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا: میں نے عرض کیا: آپ بھی نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک سر انور پر رکھ کر تین مرتبہ فرمایا نہیں، حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنی شان کریمی سے مجھ پر رحمت کی چادر اڑائے رکھتا ہے۔ (الدعوات الکبیر للبیہقی، زجاجۃ المصابیح، ج1، ص367۔ مشکوۃ المصابیح، ج1، ص114۔ فضائل الاوقات للبیہقی، باب فضل لیلۃ النصف من شعبان، حدیث نمبر 28۔ شعب الایمان للبیہقی، باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، حدیث نمبر: 3675۔ العلل المتناھیۃ لابن الجوزی، حدیث فی فضل لیلۃ النصف میں شعبان، حدیث نمبر 918۔ التبصرۃ لابن الجوزی، المجلس الخامس فی ذکر لیلۃ النصف من شعبان)

اس حدیث شریف میں رزق نازل ہونے کا ذکر ہے، اس سے دوطرح کا رزق مراد ہے، ایک جسم کو تقویت دینے والا رزق، دوسرا روح کو جلا بخشنے والا اور تازگی سے ہمکنار کرنے والا۔ چنانچہ حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ الباری فرماتے ہیں: وھو یشمل حسیھا و معنویھا ۔ ترجمہ: یہ حسی اور معنوی رزق کی دونوں قسموں کو شامل ہے۔ (مرقاۃ ج1 ص176) جو جس رزق کا طلبگار رہا اس کو وہی رزق ملے گا۔

**اس مقدس شب کی فضیلت سے متعلق احادیث شریفہ کو امام سیوطی نے تفسیر درمنثور ج5، ص740/741، پر درج فرمایا ہے بطور اختصار چھ (6) روایات ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔**

**(1) عن راشد بن سعد أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: فی لیلۃ النصف من شعبان یوحی اللہ إلی ملک الموت بقبض کل نفس یرید قبضھا فی تلک السنۃ.**

ترجمہ: حضرت راشد بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شعبان کی پندرھویں شب میں اللہ تعالیٰ ملک الموت سے ہر اس نفس کی روح قبض کرنے کا حکم فرماتا ہے جسے اس سال قبض کرنے کا ارادہ فرماتا ہے۔ (درمنثور۔ سورۂ دخان۔)

**(2) عن الزھری، عن عثمان بن محمد بن المغیرۃ بن الأخنس قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: تقطع الآجال من شعبان إلی شعبان حتی أن الرجل ینکح ویولد لہ**

www.ziaislamic.com

**وقد خرج اسمه فی الموتی.**

ترجمہ: حضرت زہری، حضرت عثمان بن محمد بن مغیرہ بن اخنس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک واقع ہونے والی اموات کو قطعیت دے دی جاتی ہے؛ یہاں تک کہ آدمی نکاح کرتا ہے اور اس کو اولاد ہوتی ہے جبکہ اس کا نام انتقال کرنے والوں کے زمرہ میں شامل ہو چکا ہوتا ہے۔ (بیہقی، شعب الایمان، ابن جریر، درمنثور۔ سورۂ دخان)

**(3)عن عطاء بن یسار قال :إذا کان لیلة النصف من شعبان دفع إلی ملک الموت صحیفة ، فیقال اقبض من فی ھذہ الصحیفة ، فإن العبد لیفرش الفراش وینکح الأزواج و یبنی البنیان وان اسمه قد نسخ فی الموتی .**

ترجمہ: حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں پندرھویں شعبان کی شب ، ملک الموت کو ایک صحیفہ دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے اس صحیفہ میں جن کے نام ہیں ان کی روح قبض کرو۔ اور بندہ آرام کرتا ہے اور نکاح کرتا ہے اور عمارتیں بناتا ہے جبکہ اس کا نام انتقال کرنے والوں میں لکھا جا چکا ہوتا ہے۔ (درمنثور: سورۂ دخان)

**(4)عن عائشة: سمعت النبی صلی اللہ علیه وسلم یقول: یفتح اللہ الخیر فی أربع لیال ، لیلة الأضحی والفطر ، ولیلة النصف من شعبان ، ینسخ فیھا الآجال والأرزاق ویکتب فیھا الحاج ، وفی لیلة عرفة إلی الأذان.**

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ چار راتوں میں خیر و برکت کے دروازے اذان فجر تک کھول دیتا ہے: عیدالاضحیٰ وفطر کی رات اور پندرھویں شعبان کی شب اور یوم عرفہ کی شب۔ اور شب براءت موت اور رزق کے فیصلے لکھ دئے جاتے ہیں اور حُجاج کے نام صحیفہ درج کر دئے جاتے ہیں۔

**(5)عن عائشة رضی اللہ عنھا قالت: کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یصوم شعبان کله حتی یصله برمضان ولم یکن یصوم شھراً تاماً إلا شعبان ، فقلت :یا رسول اللہ! إن شعبان لمن أحب الشھور إلیک أن تصومه، فقال : نعم یا عائشة! إنه لیس نفس تموت فی سنة إلا**

**كتب أجلها في شعبان ، فأحب أن يكتب أجلي وأنا في عبادة ربي وعمل صالح.**

ترجمہ: حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے،آپ نے فرمایا کہ سیدنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان بھر روزے رکھتے یہاں تک کہ رمضان سے اس کو متصل فرماتے اور شعبان کے سوا کوئی مکمل مہینہ روزہ نہ رکھتے ۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! شعبان تمام مہینوں آپ کو نہایت محبوب ہے کہ آپ اس میں روزے رکھتے ہیں،حضور نے فرمایا: ہاں اے عائشہ،حقیقت یہ ہے کہ سال میں جو انتقال کرنے والے ہوتے ہیں ان کی وفات کی تحریر شعبان ہی میں لکھ دی جاتی ہے،تو میں چاہتا ہوں کہ میرا وقت وصال ایسے وقت لکھا جائے جبکہ میں اپنے رب کی عبادت اور شعبان کے عمل صالح میں رہوں۔

**(6)عن عائشة رضى الله عنها قالت: فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة ، فخرجت أطلبه ، فإذا هو بالبقيع رافعاً رأسه إلى السماء ، فقال يا عائشة : أكنت تخافين أن يحيف الله عليك ورسوله؟ قلت: مابى من ذلك؛ ولكنى ظننت أنك أتيت بعض نسائك ، فقال: إن الله عز وجل ينزل ليلة النصف من شعبان إلى السماء الدنيا ، فيغفر لأكثر من عدد شعر غنم كلب.**

ترجمہ: حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک رات میں سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پائی، میں آپ کی خدمت میں پہنچنے کے لئے تلاش کرتے ہوئے نکلی تو کیا دیکھتی ہوں کہ آپ بقیع میں آسمان کی طرف سر اٹھائے قیام فرما ہیں۔آپ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں یہ خوف تھا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم پر زیادتی کرینگے؟ میں نے عرض کیا: میں نے سمجھا کہ آپ اپنے کسی زوجہ مطہرہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں شب آسمان دنیا کی طرف نزول اجلال فرماتا ہے اور قبیلہ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے زیادہ افراد کو بخشش عطا فرماتا ہے۔

## فضیلت شعبان و شب براءت اور صحابۂ کرام:

قارئین کرام! مطلق ماہ شعبان کی فضیلت اور شب براءت کی فضیلت مذکورہ احادیث شریف سے معلوم ہوئی، یہ احادیث و آثار جن صحابۂ کرام علیہم الرضوان سے مروی و منقول ہیں ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں: (1) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ (2)، سیدنا علی رضی اللہ عنہ (3) سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، (4) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، (5) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (6) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ (7)، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما، (8) حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ، (9) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، (10) حضرت راشد بن سعد رضی اللہ عنہ، (11) حضرت عثمان بن محمد بن مغیرہ بن اخنس رضی اللہ عنہ، (12) حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ تعالی عنہ، (13) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ، (14) حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالی عنہ، (15) حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالی عنہ اور (16) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ۔

## فضیلت شعبان و شب براءت اور کتب حدیث:

شعبان اور شب براءت کی بابت مذکورہ صحابہ کرام علیہم الرضوان سے مروی احادیث مبارکہ مندرجہ ذیل کتب میں موجود ہیں: (1) جامع ترمذی، (2) سنن نسائی، (3) سنن ابوداود، (4) سنن ابن ماجہ، (5) مسند احمد، (6) مستدرک علی الصحیحین، (7) مسند اسحق بن راھویہ، (8) مصنف عبدالرزاق، (9) مسند ابویعلی، (10) مسند البزار، (11) مسند دیلمی، (12) صحیح ابن حبان، (13) معجم کبیر طبرانی، (14) معجم اوسط طبرانی، (15) مصنف ابن ابی شیبۃ، (16) مسند عبد بن حمید، (17) شعب الایمان للبیہقی، (18) الدعوات الکبیر للبیہقی، (13) ابن مردویہ، (14) ابن عساکر، (15) المطالب العالیۃ لابن حجر العسقلانی، (16) السنن الصغری للبیہقی، (17) فضائل الاوقات للبیہقی، (18) الابانۃ الکبری، (19) مجمع الزوائد جامع الاحادیث، (20) جمع الجوامع، (21) جامع الاصول من احادیث الرسول، (22) بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث، (23) غایۃ المقصد فی زوائد المسند، (24) کنز العمال، (25) شرح السنۃ، (26)

الترغیب والترھیب ،(27)مشکوۃ المصابیح اور(28)زجاجۃ المصابیح۔

اس کے باوجود بعض لوگ شعبان اور شب براءت کی فضیلت سے متعلق کلام کرتے ہیں ،بعض لوگ تو اُسے بے بنیاد وموضوع کہتے ہیں،لہذا ہم یہاں چند اصولی باتیں بیان کرتے ہیں۔

فضائل شعبان وشب براءت کی احادیث وآثار کے بارے میں عرض کرنا یہ ہے :(۱) ان احادیث شریفہ کی بعض اسانید وہ ہیں جن کے رواۃ ثقات ہیں، ان اسانید میں کوئی کلام نہیں ۔لہذا ایسی روایتیں حجت ودلیل اور قابل استدلال ہیں۔

(۲) بعض اسانید ایسی ہیں جن میں کوئی راوی ضعیف ہو‘اسی معنی کی دیگر روایتوں کی اسانید میں کوئی ضعیف راوی نہ ہوتو اُس ضعیف راوی کی وجہ سے دیگر روایتیں ضعیف نہیں ہوتی، لہذا اس قسم کی روایتیں بھی مقبول ومعتبر ہیں۔

(۳) کسی روایت کی سند میں کوئی ضعیف راوی ہوتو اُس روایت کو ضعیف کہتے ہیں‘ تاہم ضعیف حدیث قابل ترک نہیں ہوتی۔

## شب براءت کی فضیلت میں وارد احادیث شریفہ کا جائزہ

شب براءت کی فضیلت کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت جامع ترمذی میں اس طرح منقول ہے:عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لَيْلَةً فَخَرَجْتُ فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيعِ فَقَالَ أَكُنْتِ تَخَافِينَ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ‘ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّى ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ .فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ .

ترجمہ: ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں ایک رات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پائی، میں نکلی اور دیکھا کہ آپ بقیع میں تشریف فرما ہیں،حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں اندیشہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول تم پر زیادتی کریں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں

نے خیال کیا کہ آپ کسی اور زوجۂ مطہرہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شب براءت کو آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتا ہے اور بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے۔(جامع ترمذی شریف ابواب الصوم، باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان ج ا ص ۱۵۶، حدیث نمبر:۷۴۴)

جامع ترمذی شریف میں وارد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کردہ حدیث پاک متعدد صحابۂ کرام سے کئی ایک ذخائر حدیث، سنن وجوامع، معاجم ومسانید میں مختلف اسانید کے ساتھ مذکور ہے، چنانچہ امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے لکھا ہے کہ یہ روایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی منقول ہے۔(جامع ترمذی، ابواب الصوم، باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، حدیث نمبر 744)

(1) یہ روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے جامع ترمذی کے علاوہ سنن ابن ماجہ، مسند امام احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث، امام ابن بطہ (متوفی 387ھ) کی الابانۃ الکبری، امام بیہقی کی شعب الایمان، مسند عبد بن حمید، امام بغوی کی شرح السنۃ اور مسند اسحق بن راھویہ میں موجود ہے۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا، باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، حدیث نمبر 1452۔ بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث للھیثمی، حدیث نمبر:335 اخبار مکۃ للفاکھانی، ذکر عمل اہل مکۃ لیلۃ النصف من شعبان واجتھادھم فیھا لفضلھا، حدیث نمبر: 1774۔ الابانۃ الکبری لابن بطۃ، باب ذکر مناظرات الممتحنین بین ایدی الملوک......، حدیث نمبر:2566۔ شعب الایمان للبیہقی، ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، حدیث نمبر 3824، 3665۔ مسند عبد بن حمید، مسند الصدیقۃ عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا، حدیث نمبر: 1514۔ شرح السنۃ للبغوی، کتاب الصلاۃ، باب فی لیلۃ النصف من شعبان ۔ مسند اسحق بن راھویہ، ماروی عن عروۃ عن عائشۃ، حدیث نمبر850/1700)

(2) مذکورہ روایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے امام بغوی کی شرح سنۃ، امام فاکہانی (متوفی 353ھ) کی اخبار مکۃ، امام ابن بطہ (متوفی 387ھ) کی الابانۃ الکبری، امام بیہقی کی شعب الایمان

اور مسند البزار میں موجود ہے۔

(شرح السنۃ، کتاب الصلاۃ، باب فی لیلۃ النصف من شعبان-اخبار مکۃ للفاکھانی، ذکر عمل اہل مکۃ لیلۃ النصف من شعبان واجتھادھم فیھا لفضلھا، حدیث نمبر:1774۔ الابانۃ الکبری لابن بطۃ، باب ذکر مناظرات الممتحنین بین ایدی الملوک......، حدیث نمبر 2565۔شعب الایمان للبیہقی، ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، حدیث نمبر 3668۔مسند البزار، مسند ابی بکر الصدیق، حدیث نمبر 80)

(3) یہ روایت حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے سنن ابن ماجہ میں مذکور ہے۔(سنن ابن ماجہ، ابواب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا، باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، حدیث نمبر 1453)

(4) یہ روایتحضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ تعالی عنہ سے امام بیہقی کی شعب الایمان میں بھی منقول ہے۔(شعب الایمان للبیہقی، ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، حدیث نمبر 3676)

(5) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے مسند امام احمد اور امام ہیثمی کی غایۃ المقصد فی زوائد المسند میں ہے۔(مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو، حدیث نمبر 6801 غایۃ المقصد فی زوائد المسند، کتاب الادب، باب ماجاء فی الھجران)

(6) نیز یہ روایت حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے امام طبرانی کی معجم کبیر، حلیۃ الاولیاء، امام بیہقی کی شعب الایمان اور صحیح ابن حبان میں موجود ہے۔(معجم کبیر طبرانی، معاذ بن جبل الانصاری، حدیث نمبر 378۔حلیۃ الاولیاء، مکحول الشامی -شعب الایمان للبیہقی، ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، حدیث نمبر 3678 -6352۔صحیح ابن حبان، کتاب الحظر والاباحۃ، باب ماجاء فی التباغض والتحاسد، حدیث نمبر 5757)

(7) حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالی عنہ سے امام طبرانی کی معجم کبیر اور امام بیہقی کی شعب الایمان، السنن الصغری میں مروی ہے۔(معجم کبیر طبرانی، باب اللام الف، حدیث نمبر 593۔شعب الایمان للبیہقی، ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، حدیث نمبر 3673۔السنن الصغری للبیہقی، کتاب الصیام، باب الصوم فی شعبان، حدیث نمبر 1458)

(8) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے مسند بزار، امام طبرانی کی اوسط، صحیح ابن حبان

میں وارد ہے۔(مسند البزار، مسند عوف بن مالک الاشجعی، حدیث نمبر 2754۔معجم اوسط طبرانی، باب المیم من اسمہ محمد، حدیث نمبر 6967۔صحیح ابن حبان، کتاب الحظر والاباحۃ، باب ماجاء فی التباغض والتحاسد، حدیث نمبر 5665)

(9) یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے امام بیہقی کی شعب الایمان میں ہے۔(شعب الایمان للبیہقی ، ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، حدیث نمبر 3837)

(10) اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ ورضی اللہ عنہ سے سنن ابن ماجہ اورامام بیہقی کی شعب الایمان، میں ہے۔(سنن ابن ماجہ، ابواب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا، باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، حدیث نمبر 1451۔شعب الایمان للبیہقی، ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، حدیث نمبر 3664)

اس کے علاوہ حضرات تابعین مثلاً کثیر بن مرۃ حضرمی، یحیی بن ابوکثیر وغیرہ سے مرسل روایتیں مذکورہ کتبِ حدیث میں موجود ہیں۔

یہ صرف ان محدثین کی کتابوں کے حوالجات ہیں جنہوں نے اپنی روایت کردہ احادیث مبارکہ اسانید کے ساتھ جمع فرمائی ہیں، بعدازاں تنقیح وتہذیب کرنے والے متعدد محدثین نے اسے اپنی کتابوں میں درج کیا' چنانچہ پندرھویں شعبان کی فضیلت کی یہ راویتیں مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، جامع الاحادیث، جمع الجوامع، جامع الاصول من احادیث الرسول، الترغیب والترھیب، مشکوۃ المصابیح، زجاجۃ المصابیح اور دیگر کتب حدیث میں منقول ہیں۔

امام ترمذی کی سند کے راوی ''حجاج بن ارطاۃ'' کی وجہ سے حدیث ضعیف قرار دی گئی' ویسے تو ''حجاج بن ارطاۃ'' کے بارے میں خود ائمۂ جرح وتعدیل کے مختلف اقوال ملتے ہیں، یحیٰ بن قطان' حماد بن زید' امام احمد اور امام ذہبی نے ان کی تعدیل کرتے ہوئے حفاظ حدیث میں شمار کیا ہے۔قطع نظر اس کے دس صحابۂ کرام سے کئی ایک طرق کے ساتھ محدثین کی ایک بڑی تعداد نے اسی طرح کی روایتیں ذکر کی ہیں' جس سے فی الجملہ شب براءت کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

## فضیلت شب براءت کے راوی ثقہ ومعتبر:

علامہ ہیثمی نے مجمع الزوائد میں امام طبرانی کی معجم کبیر ومعجم اوسط سے روایت نقل کرنے کے بعد راویوں کی توثیق وتعدیل کرتے ہوئے لکھا: **ورجالهما ثقات** . ترجمہ: اوران دونوں احادیث کے راوی معتبر وثقہ ہیں۔ (مجمع الزوائد، کتاب الادب، باب ماجاء فی الھجران)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے بارے میں اگر یہ تسلیم بھی کرلیا جائے کہ یہ روایت ضعیف ہے تب بھی اُسے ناقابل عمل نہیں کہا جاسکتا' اس لئے کہ اس حدیث شریف سے شب براءت کی فضیلت ثابت ہوتی ہے جبکہ ناقدین حدیث وائمۂ جرح وتعدیل کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ضعیف حدیث فضائل کے باب میں مقبول' قابل عمل اور لائق استدلال ہے۔

شارح بخاری' صاحب فتح الباری حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (وصال ۸۵۲ھ) نے المطالب العالیہ میں ایک مستقل باب ہی یہ باندھا ہے"**باب العمل بالحديث الضعيف فى فضائل الاعمال** یعنی فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنے کا بیان' اس باب کے تحت مندرجہ ذیل حدیث پاک نقل کی ہے: **عن انس رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من بلغه عن الله تعالى فضيلة فلم يصدق بها لم ينلها** . ترجمہ: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنہوں نے فرمایا' حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالی کی جانب سے کوئی فضیلت کی بات پہنچے اوراس نے اس کی تصدیق نہیں کی تو وہ اُس فضیلت سے محروم رہے گا۔ (المطالب العالیۃ' کتاب العلم' حدیث نمبر: 3133)

چنانچہ اس سلسلہ میں امام ابوزکریا محی الدین یحی بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ (۶۷۶ھ) نے اپنی تصانیف میں متعدد مقامات پر واضح اور دوٹوک انداز میں تصریح فرمائی: **وقد اتفق العلماء على جواز العمل بالحديث الضعيف فى فضائل الاعمال** . ترجمہ: علماءِ امت نے فضائل اعمال میں حدیث ضعیف پر عمل کرنے کو بالاتفاق جائز کہا ہے۔ (شرح الاربعین النوویۃ، مقدمہ۔ المجموع شرح المھذب)

علی بن سلطان محمد قاری رحمۃ اللہ علیہ (۱۰۱۴ھ) نے مرقاۃ المفاتیح میں اس طرح لکھا ہے: **وقد اتفق الحفاظ علی جواز العمل بالحدیث الضعیف فی فضائل الاعمال اھ** ۔ترجمہ: تمام حفاظ حدیث اس بات پر متفق ہیں کہ فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا' جائز ہے ۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ،کتاب العلم ،الفصل الثالث)

## حدیث پاک کی فنی تحقیق:

حدیث ضعیف اگر متعدد اسناد اور کئی ایک طرق سے منقول ومروی ہو تو اس کا ضعف ختم ہوجاتا ہے اور وہ روایت ''حسن لغیرہ'' کا درجہ حاصل کرلیتی ہے۔

چنانچہ علامہ زین الدین محمد عبدالرء وف مناوی رحمۃ اللہ علیہ (۱۰۳۱ھ) نے ضعیف احادیث کے بارے میں لکھا ہے: **وھذہ الاخبار وان فرض ضعفھا جمیعھا لکن لاینکر تقوی الحدیث الضعیف بکثرۃ طرقہ وتعدد مخرجیہ الا جاھل بالصناعۃ الحدیثیۃ او معاند متعصب.**

ترجمہ: اگر ان تمام احادیث شریفہ کا ضعیف ہونا فرض کرلیا جائے تب بھی اسناد کی کثرت اور راویوں کے تعدد کی بنیاد پر ضعیف حدیث' مضبوط وقوی قرار پاتی ہے، اس حقیقت کا انکار فن حدیث سے ناواقف شخص ہی کرسکتا ہے یا کوئی تعصب پسند مخالف۔ (فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، الابدال من الموالی)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ (۱۰۱۴ھ) نے تحریر کیا ہے: **وتعدد الطرق یبلغ الحدیث الضعیف الی حدالحسن** . ترجمہ: اسناد کی کثرت ضعیف حدیث کو ''حسن'' کے درجہ تک پہنچاتی ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلوٰۃ، باب مالا یجوز من العمل فی الصلوٰۃ)

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ حدیث کو شعب الایمان میں الفاظ کے قدرے اختلاف کے ساتھ تین علحدہ اسانید سے ذکر کی ہے۔اس روایت کی اسناد کے تعدد کی بابت تو امام بیہقی روایت نقل کرنے کے بعد خود فرماتے ہیں: **ولھذا الحدیث شواھد من حدیث عائشۃ و ابی بکر الصدیق و ابی موسی الاشعری.** ترجمہ: اس حدیث پاک کے ''شواہد'' (اس کی تائید کرنے والی روایتیں) ام المومنین

www.ziaislamic.com

سیدتنا عائشہ صدیقہ، سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہم سے منقول ہیں۔ (شعب الایمان، ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، حدیث نمبر: 3665، 3666، 3667)

غیر مقلدین کے معتمد علیہ عالم، صاحب تحفۃ الاحوذی، شیخ محمد عبدالرحمٰن مبارکپوری لکھتے ہیں: **اعلم انہ قد ورد فی فضیلۃ لیلۃ النصف من شعبان عدۃ احادیث مجموعھا یدل علی ان لھا اصلا.** ترجمہ: یہ بات ذہن نشین کرلو کہ ماہ شعبان کی پندرہویں شب (شب براءت) کی فضیلت سے متعلق متعدد احادیث شریفہ وارد ہیں، احادیث کریمہ کا یہ عظیم مجموعہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ شب براءت کی اصل موجود ہے۔ (تحفۃ الاحوذی، ابواب الصوم، ج3، ص365)

نیز فضائل شب براءت سے متعلق روایات نقل کرنے اور اس پر بحث کرنے کے بعد غیر مقلد عالم شیخ عبدالرحمٰن مبارک پوری لکھتے ہیں: اس طرح لکھتے ہیں: **فھذہ الاحادیث بمجموعھا حجۃ علی من زعم انہ لم یثبت فی فضیلۃ لیلۃ النصف من شعبان شیء.** ترجمہ: لہٰذا احادیث شریفہ کا یہ مجموعہ اس شخص کے خلاف حجت ودلیل ہے جس نے یہ دعویٰ کیا کہ شعبان کی پندرہویں شب کے بارے میں کوئی حدیث ثابت نہیں۔ (تحفۃ الاحوذی، ابواب الصوم، باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، ج3، ص367)

## شب براءت دعاء رد نہیں کی جاتی:

**عن ابن عمر، قال خمس لیال لا یرد فیھن الدعاء: لیلۃ الجمعۃ وأول لیلۃ من رجب، ولیلۃ النصف من شعبان ولیلۃ العیدولیلۃ النحر.** ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: پانچ ایسی مقدس راتیں ہیں جن میں دعاء رد نہیں کی جاتی (1) شب جمعہ (2) ماہ رجب کی پہلی شب (3) شعبان کی پندرھویں شب (شب براءت) (4) شب عید الفطر (5) شب عید الاضحیٰ۔ (بیہقی، شعب الایمان کتاب الصوم باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، حدیث نمبر: 3558)

## شب براءت کی عبادت، حیات قلب کی ضمانت:

کنزالعمال میں روایت ہے: **من أحیی لیلۃ العیدین ولیلۃ النصف من شعبان لم یمت قلبہ**

يوم تموت القلوب (الحسن بن سفيان عن ابى كردوس عن أبيه)

حضرت ابوکردوس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جوکوئی شخص (عبادت کرتے ہوئے) عیدین اورشعبان کی پندرھویں رات کو جاگتا ہے تو اس شخص کا دل مردہ نہیں ہوگا، جس دن اورلوگوں کے دل مردہ ہوجائیں گے۔(کنزالعمال،حدیث نمبر:24107)

## شب براءت شفاعت والی رات:

اس رات تمام امور تقسیم کئے جاتے ہیں،عبادت کا ثواب وافر مقدار میں عطا ہوتا ہے، بے شمار رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔کئی ایک گنہگار بندوں کی مغفرت ہوتی ہے، مذکورہ خصوصیات کے علاوہ اس رات کی شان دوبالا اورعظمت بلندواعلیٰ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس رات میں حضوراکرم سیدالانبیاء، شفیع عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے تمام امت کی بخشش کا وعدہ فرمایا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: قالت عائشة رضى الله عنها رأيت النبى صلى الله عليه وسلم فى ليلة النصف من شعبان ساجدا يدعو فنزل جبرئيل فقال ان الله قد اعتق من النار الليلة بشفاعتک ثلث امتک فزاد عليه السلام فى الدعاء فنزل جبرئيل فقال ان الله يقرئک السلام ويقول اعتقت نصف امتک من النار فزاد عليه السلام فى الدعاء فنزل جبريل وقال إن الله اعتق جميع امتک من النار بشفاعتک الا من كان له خصم حتى يرضى خصمه فزاد عليه السلام فى الدعاء فنزل جبرئيل عند الصبح وقال ان الله قد ضمن لخصماء امتک ان يرضيهم بفضله ورحمته فرضى النبى عليه السلام ـ

ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بحالت سجدہ دعا کرتے دیکھا، حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوکر عرض گذار ہوئے: اللہ تعالیٰ نے آپ کی شفاعت سے اس رات آپ کی ایک تہائی امت کو آگ سے آزاد فرمایا۔حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید دعا فرمائی تو جبریل علیہ السلام نے حاضر ہوکر عرض کیا اللہ تعالیٰ آپ پر سلام فرماتا ہے اور

ارشادفرماتا ہے میں نے آپ کی آدھی امت کو دوزخ سے آزاد کیا،حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید دعا فرمائی تو جبریل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اورعرض کیا اللہ تعالیٰ آپ کی شفاعت سے آپ کی تمام امت کو دوزخ سے آزادفرمایا سوائے اس شخص کے جس سے کوئی حقوق کا طلبگار ہو، جب تک کہ وہ اپنے مدعی کوراضی نہ کرلے۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید دعا فرمائی تو جبریل علیہ السلام صبح کے وقت حاضر آئے اورعرض گذار ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت میں سے حقوق کے طلبگاروں کے لیے ضمانت دی ہے کہ اپنے فضل و رحمت سے انہیں راضی فرمائے گا پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہوگئے۔(روح البیان ج8ص 449،روح المعانی ج14ص179،حاشیۃ الجمل ج4ص100،حاشیۃ الصاوی ج4ص57)

روح البیان،روح المعانی،حاشیۃ الجمل،حاشیۃ الصاوی ودیگر تفاسیر میں حدیث مبارک منقول ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرھویں اور چودھویں شعبان میں امت کے لیے بخشش کی دعا فرمائی، پندرھویں شعبان میں حق تعالی نے سرکاردوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے تمام امت کی بخشش کا وعدہ فرمایا۔

ان روایتوں سے امت پرحبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لطف وکرم،شفقت ورحمت کا پتہ چلتا ہے کہ جب تک ساری امت کی بخشش نہ ہوئی رب تعالیٰ کے حضور معروضے کرتے رہے اور یہ سلسلہ صبح تک جاری رہا۔محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب تک راضی نہ ہوئے اللہ تعالیٰ امت کی بخشش فرماتا رہا کیونکہ رب تعالیٰ کو یہی منظور ہے کہ اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم راضی اورخوش ہوجائیں چنانچہ ارشادفرمایا: وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى ترجمہ:اورعنقریب آپ کا رب آپ کواتنا عطافرمائے گا کہ آپ راضی ہوجائیں گے۔(سورۃ الضحیٰ:5)

حدیث قدسی ہے:کل یطلبون رضائی وانا اطلب رضاک یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) (جواھرالبحار)سب میری رضا چاہتے ہیں اورمیں تو آپ کی رضا چاہتا ہوں۔

## شب براءت رحمت کے تین سو(۳۰۰)دروازے کھول دئے جاتے ہیں:

شب براءت جبریل امین سدرہ کے مکین حاضر دربار رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہوکر اس رات

عبادت کرنے والوں کی خوش قسمتی وفیروزبختی کی بشارت سناتے ہیں: قال ابوهريرة رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال جاء نى جبريل عليه السلام ليلة النصف من شعبان وقال يا محمد ارفع رأسک الى السماء قال قلت ماهذه الليلة قال هذه الليلة يفتح الله سبحانه فيها ثلاث مائة باب من ابواب الرحمة يغفر لكل من لايشرک به شيئا الا ان يكون ساحرا اوكاهنا او مدمن خمر او مصرا على الربا والزنا فان هؤلاء لايغفرلهم حتى يتوبوا فلما كان ربع الليل نزل جبريل عليه السلام وقال يا محمد ارفع رأسک فرفع راسه فاذا ابواب الجنة مفتوحة وعلى الباب الاول ملک ينادى طوبى لمن ركع فى هذه الليلة وعلى الباب الثانى ملک ينادى طوبى لمن سجد فى هذه الليلة وعلى الباب الثالث ملک ينادى طوبى لمن دعا فى هذه الليلة وعلى الباب الرابع ملک ينادى طوبى للذاكرين فى هذه الليلة وعلى الباب الخامس ملک ينادى طوبى لمن بكى من خشية الله فى هذه الليلة وعلى الباب السادس ملک ينادى طوبى للمسلمين فى هذه الليلة وعلى الباب السابع ملک ينادى هل من سائل فيعطى سؤله وعلى الباب الثامن ملک ينادى هل من مستغفر فيغفرله فقلت ياجبريل الى متى تكون هذه الابواب مفتوحة قال الى طلوع الفجر من اول الليل ثم قال يا محمد ان لله تعالىٰ فيها عتقاء من النار بعدد شعرغنم كلب.

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشادفرمایا: شعبان کی پندرھویں رات میرے پاس جبرئیل علیہ السلام نے حاضر ہوکرعرض کیا: اے پیکرحمدوثنا! اپنا سرانور آسمان کی جانب اٹھائیے، میں نے کہا: یہ کونسی رات ہے، جبرئیل نے عرض کیا اس رات اللہ تعالی رحمت کے تین سودروازے کھولتا ہےاور ہراس شخص کی بخشش فرمادیتا ہےجس نے اس کے ساتھ کچھ شریک نہ کیا ہو، سوائے یہ کہ وہ جادوگر ہو یا کاہن ہو یا شراب کا عادی ہو یاہمیشہ کا سودخوراور بدکار ہو کیونکہ ان لوگوں کو نہیں بخشا جائے گا یہاں تک کہ وہ توبہ کرلیں، پھر جب چوتھائی رات ہوئی تو جبرئیل نے حاضرخدمت ہوکر

عرض کیا: اے پیکر حمد وثنا ولائق ہرستائش وخوبی! اپنا سر انور اٹھایئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر انور اٹھایا تو جنت کے دروازے کھلے ہیں، پہلے دروازہ پر ایک فرشتہ اعلان کر رہا ہے: اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس نے اس رات رکوع کیا، دوسرے دروازہ پر ایک فرشتہ آواز دے رہا ہے: اس شخص کیلئے خوشخبری ہے جس نے اس رات سجدہ کیا، تیسرے دروازہ پر ایک فرشتہ ندا دے رہا ہے: بشارت ہے اس شخص کیلئے جس نے اس رات دعا کی ، چوتھے دروازہ پر ایک فرشتہ اعلان کررہا ہے :اس رات ذکر کرنے والوں کیلئے مژدہ ہے ، پانچویں دروازہ پر ایک فرشتہ آواز دے رہا ہے: خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو اس رات اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئے ، چھٹے دروازہ پر ایک فرشتہ منادی ہے: اس رات اطاعت کرنے والوں کیلئے بشارت ہے، ساتویں دروازہ پر ایک فرشتہ آواز دے رہا ہے: کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ اس کی مانگ پوری کی جائے! اور آٹھویں دروازہ پر ایک فرشتہ اعلان کررہا ہے: کیا کوئی بخشش کا طلبگار ہے کہ اسے بخش دیا جائے! میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ دروازے کب تک کھلے رہتے ہیں، جبرئیل نے عرض کیا: رات کے ابتدائی حصہ سے فجر طلوع ہونے تک پھر عرض کیا: اے پیکر حمد وثنا ولائق ہرستائش وخوبی! یقیناً اس رات اللہ تعالی قبیلۂ بنوکلب کی بکریوں کے بالوں کی مقدار بندوں کو دوزخ سے آزاد فرمایا ہے۔(الغنیۃ لطالبی طریق الحق ج ا ص ۱۹۱)

**یہ کیسی خوش آئند خبر ہے کہ رحمت کے تین سو دروازے کھولے جاتے ہیں، خدا کے نیک بندے ضروران رحمتوں کا حصہ پاتے اور قلب وروح کو سرمدی کیف وسرور سے مالا مال کرتے ہیں۔ دنیا والوں کا مشاہدہ ہے جب بارش سے پہلے ہوا چلتی ہے تو کیسا پُر کیف سماں بندھا جاتا ہے اور جسم کو راحت، قلب کو تسکین ملتی ہے۔ غور وتأمل کی بات ہے جب عالم بالا سے رحمت کی ہوائیں چلتی ہیں تو اس کا کیسا سرور اور کیا لطف ہوگا مگر کچھ قسمت کے مارے ایسے بھی ہیں کہ جنہیں رحمت کی پروائیوں سے کوئی واسطہ نہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر غفلت کا پردہ پڑا ہے، کوئی مشرک ہے کوئی بدعقیدہ، کوئی شرابی ہے کوئی جادوگر، کوئی زانی ہے اور کوئی سودخور، کوئی قاتل ہے کوئی والدین کا نافرمان، کوئی بدکار ہے کوئی کینہ پرور، کوئی کاہن ہے کوئی رہزن۔(واللہ الموفق)**

www.ziaislamic.com

# شب براءت کی خصوصی نوافل واوراد

## شب براءت، عبادت کا نبوی اہتمام:

الغنیۃ لطالبی طریق الحق میں حدیث شریف کے مذکورہ الفاظ کے ساتھ یہ بھی مسطور ہے: فمازال صلی اللہ علیه وسلم قائما و قاعد احتی اصبح وقد اصعدت قدماه وأنا اغمزها و اقول بأبی انت و أمی أليس قدغفر الله لک ماتقدم من ذنبک وما تأخر اليس قد فعل الله بک قال صلی الله علیه وسلم یاعائشة أفلا اکون عبداشکورا.

ترجمہ: اس رات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح تک مسلسل قیام فرمایا اور قعدہ میں تشریف فرما رہے یہاں تک کہ آپ کے قدمین شریفین متورم ہو چکے تھے اور (ام المؤمنین فرماتی ہیں) میں حضور کے قدم مبارک دباتی اور عرض گزار ہوتی: میرے والدین آپ پر قربان ہوں! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اگلے پچھلے ہر زمانہ میں گناہ سے معصوم نہیں رکھا ہے؟ کیا اس نے آپ کے ساتھ انتہائی لطف وکرم کا معاملہ نہیں فرمایا؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں! اے عائشہ! لیکن کیا میں شکرگزار بندہ نہ رہوں۔ (الغنیۃ لطالبی طریق الحق، ج1، ص190)

## چودہ 14 رکعت نماز کی خصوصی فضیلت:

عن ابراهيم ، قال ، قال علی ، رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم ليلة النصف من شعبان قام فصلی أربع عشرة رکعة ، ثم جلس بعد الفراغ، فقرأبأم القرآن أربع عشرة مرة ، وقل هو الله أحد أربع عشرة مرة وقل أعوذبرب الفلق أربع عشرة مرة وقل أعوذبرب الناس أربع عشرة مرة ،وآية الكرسی مرة و(لقد جاء کم رسول من انفسکم ، الآية ، فلمافرغ من صلاته سألته عما رایت من صنيعه قال : (من صنع مثل الذی رایت کان له کعشرين حجة مبرورة ، وصيام عشرين سنة مقبولة ، فان اصبح فی ذلک اليوم صائماکان له کصيام

سنتين سنة ماضية ، وسنة مستقبلة.

ترجمہ: حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان کی پندرھویں رات قیام فرما دیکھا اور آپ نے چودہ 14 رکعت نماز ادا فرمائی۔ پھر بعد فراغت نماز آپ تشریف فرما ہوئے اور چودہ مرتبہ سورۃ الفاتحہ، چودہ مرتبہ سورۃ الاخلاص، چودہ مرتبہ سورۃ الفلق، چودہ مرتبہ سورۃ الناس اور ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور سورہ توبہ کی آیت ۱۲۸ لقد جاء کم رسول من انفسکم تلاوت فرمائی۔

جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا سے فارغ ہوئے تو میں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے اس مبارک عمل کے متعلق دریافت کیا جس کو میں نے دیکھا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو کوئی شخص اس طرح عمل کرے گا جس طرح تم نے دیکھا ہے تو اس شخص کیلئے بیس 20 مقبول حج اور بیس 20 سال کے مقبول روزوں کا ثواب ہے۔ اگر وہ اس دن (پندرھوں تاریخ کو) روزہ رکھے گا تو اس کیلئے دو سال، گزشتہ اور آئندہ سال کے روزوں کا ثواب لکھا جائے گا۔ (بیہقی، شعب الایمان کتاب الصوم حدیث نمبر: 3683)

## سو رکعت پڑھنے کی فضیلت:

اس رات کی مخصوص عبادت واورادا حادیث شریفہ میں وارد ہیں:

صاحب روح البیان علامہ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وفی الحدیث: من صلی فی هذه الليلة مائة ركعة ارسل الله تعالیٰ اليه مائة ملک ثلاثون يبشرونه بالجنة وثلاثون يؤمنونه من عذاب النار و ثلاثون يدفعون عنه افات الدنيا و عشرة يدفعون عنه مكائد الشيطان. ترجمہ: حدیث شریف میں ہے جو شخص اس رات سو رکعت پڑھے اللہ تعالی اس کی طرف سو فرشتوں کو بھیجتا ہے، تیس اس کو جنت کی بشارت دیں گے اور تیس عذاب دوزخ سے بے خوف کریں گے اور تیس آفات دنیوی کو اس سے دفع کریں گے اور دس فرشتے، شیطانی مکائد سے اس کی حفاظت کریں گے۔ (روح البیان، ج8 ص448)

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں: **یصلی فی اللیلۃ الخامسۃ عشرۃ من شعبان مائۃ رکعۃ کل رکعتین بتسلمۃ. یقرأ فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ قل ھو اللہ احد عشر مرات.** (احیاء العلوم ج1 ص373، روح البیان ج8 ص447)

شب براءت میں سو رکعت پڑھے ہر دو رکعت پر سلام پھیرے اور سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص دس بار پڑھے۔

نیز امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: **وان شاء صلی عشر رکعات یقرأ فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ مائۃ مرۃ قل ھو اللہ احد ھذہ ایضا کصلوۃ رجب مرویۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جملۃ الصلوٰت. کان السلف یصلون ھذہ الصلوٰۃ فی ھذہ اللیلۃ ویسمونھا صلوٰۃ الخیر و یجتمعون فیھا وربما صلوھا جماعۃ۔**

ترجمہ: اور اگر چاہے تو دس رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سو بار قل ھو اللہ احد کی سورۃ پڑھے۔ یہ نماز بھی نماز رجب کی طرح جملہ نمازوں میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ سلف صالحین اس نماز کو شب براءت میں ادا کرتے اور اس کو صلوۃ الخیر کہتے تھے اس شب میں جمع ہوتے اور اس کو کبھی (بغیر تداعی کے) باجماعت ادا کرتے۔ (احیاء العلوم، الباب السابع فی النوافل من الصلوٰت، روح البیان ج8 ص448)

## شب براءت مخصوص عبادت' تیس صحابۂ کرام کی روایت:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: **حدثنی ثلاثون من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان من صلی ھذہ الصلوٰۃ فی ھذہ اللیلۃ ینظر اللہ الیہ سبعین نظرۃ وقضی اللہ لہ بکل نظرۃ سبعین حاجۃ ادناھا المغفرۃ.** (روح البیان ج8 ص448) (الغنیۃ لطالبی طریق الحق ج1 ص192)

مجھے تیس صحابہ کرام نے بتایا کہ جو شخص یہ نماز اس رات میں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی طرف ستر (70) بار نظر رحمت فرماتا ہے اور ہر نظر کے صدقہ میں ستر (70) حاجتیں پوری فرماتا ہے ان میں سے ادنیٰ حاجت

گناہوں کی مغفرت ہے۔

سلطان اولیاء دکن، حضرت شاہ باز بلند پرواز بندہ نواز گیسودراز رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات جوامع الکلم میں ہے، چاشت کے وقت ماہ شعبان میں شب پانژدہم (شب براءت) نفل پڑھنے کا ذکر آ گیا۔حضرت مخدوم نے فرمایا قوت القلوب میں لکھا ہے کہ حرم مکہ اور حرم مدینہ میں چار چار سو پانچ پانچ سو آدمی جمع ہوتے تھے اور سو رکعت نماز شب براءت کی پڑھتے تھے۔اور اس رات کو بعض روایات میں سورۂ یٰس کا پڑھنا بھی آیا ہے۔(جوامع الکلم ص169)

## صلوٰۃ التسبیح کی فضیلت اور طریقہ:

چونکہ شب براءت صلوٰۃ التسبیح بھی پڑھی جاتی ہے اسی لئے یہاں صلوٰۃ التسبیح کی فضیلت اور اس کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے۔صلوٰۃ التسبیح کا طریقہ یہ ہے کہ صلوٰۃ التسبیح کی نیت سے چار رکعت اس طرح ادا کریں کہ تکبیر تحریمہ اور ثناء کے بعد پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَر پھر تعوذ، تسمیہ، سورہ فاتحہ اور ضمِ سورہ کے بعد دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے، پھر رکوع کرے اور سبحان ربی العظیم کے بعد دس مرتبہ تسبیح پڑھے، رکوع سے سر اٹھا کر تسمیع وتحمید کے بعد قومہ میں دس بار تسبیح پڑھے، پھر پہلے سجدے میں سبحان ربی الاعلی کے بعد دس مرتبہ تسبیح پڑھے اور دونوں سجدوں کے درمیان کے جلسہ میں بیٹھ کر دس مرتبہ تسبیح پڑھے، اور دوسرے سجدہ میں بھی سبحان ربی الاعلی کے بعد دس مرتبہ تسبیح پڑھے، اور دوسرے سجدے سے کھڑے ہو کر سورہ فاتحہ پڑھنے سے پہلے پندرہ مرتبہ تسبیح پڑھے۔اس طرح ہر رکعت میں پچھتر اور چار رکعتوں میں تین سو تسبیحات ہوتے ہیں۔اسی طرح چار رکعتیں مکمل کر کے سلام پھیر دے۔رات و دن میں ایک مرتبہ پڑھے یا ہفتہ بھر میں ایک مرتبہ یا مہینہ میں ایک مرتبہ یا عمر بھر میں ایک مرتبہ پڑھے، و نیز متبرک راتوں، شب معراج، شب براءت اور شب قدر میں بھی صلوٰۃ التسبیح کا اہتمام باعث برکت وفضیلت ہے۔سنن ابوداؤد شریف میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے: **فإنک لو کنت أعظم أهل الأرض ذنباً غفر لک بذلک.** ترجمہ: اگر تمہارے گناہ روئے زمین کے باشندوں کے گناہوں سے بھی زیادہ ہوں گے تب بھی اللہ

تعالیٰ اس نماز کی بدولت تمہارے گناہ بخش دیگا۔(سنن ابوداؤد۔ز جاجۃ المصابیح،ج1،صلوٰۃ التسبیح،ص371)

## شب براءت کی دعائیں:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: شب براءت میں نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا: **اَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عِقَابِکَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخطِکَ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ جَلَّ وَجْھُکَ لا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ.** ترجمہ: اے اللہ! میں تیری سزا سے تیرے عفو کی پناہ چاہتا ہوں' تیرے غضب سے تیری رضا کی پناہ میں آتا ہوں اور تجھ سے تیری ہی پناہ میں آتا ہوں' اے اللہ! میں تیری مکمل تعریف کا احاطہ نہیں کرسکتا' تو ویسا ہی ہے جس طرح تو نے خود اپنی ذات کی تعریف کی۔(شعب الایمان للبیہقی' حدیث نمبر:3678)

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: **یا عائشۃ تعلمتھن فقلت نعم فقال تعلمیھن و علمیھن.** ترجمہ: اے عائشہ! کیا تم نے ان کلمات کو یاد کرلیا ہے؟ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: ہاں! تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے یاد رکھو اور دوسروں کو سکھاؤ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جہاں محبوبیت کے اعلی مقام پر متمکن ہیں وہیں بارگاہ یزدی میں عبدیت و نیازمندی کے بھی اعلی مدارج پر فائز ہیں' چنانچہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو بارگاہ خداوندی میں نیازمندیوں کا نذرانہ پیش کرنے کی تعلیم دیتے ہوئے یہ کلمات ادا کئے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پندرھویں شعبان کی رات یہ دعا فرمائی: **سَجَدَ لَکَ خَیَالِیْ وَ سَوَادِیْ وَ آمَنَ بِکَ فُؤادِیْ فَھٰذِہٖ یَدِیْ وَمَا جَنَیْتُ بِھَا عَلٰی نَفْسِیْ، یَا عَظِیْمُ یُرْجٰی لِکُلِّ عَظِیْم، اِغْفِرِ الذَّنْبَ العَظِیْمَ، سَجَدَ وَجْھِیْ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَ شَقَّ سَمْعَہٗ وَ بَصَرَہٗ.** ترجمہ: تجھ کو میرے باطن و ظاہر نے سجدہ کیا اور میرا دل تجھ پر ایمان رکھتا ہے تو یہ میرا ہاتھ ہے اور جو کچھ میں نے اس سے اعمال کئے ہیں' اے بزرگ و برتر جس کی ہر بڑے گناہ کی بخشش کے لئے امید کی جاتی ہے بڑے گناہ کو معاف فرمادے' میرے چہرہ نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اس کو پیدا کیا اور اس کے کان اور آنکھ بنائے۔(شعب الایمان للبیہقی' حدیث نمبر:3680)

# باب سوم

## وہ گناہگار جن کی شب براءت بخشش نہیں ہوتی

شب براءت یقیناً رحمت ومغفرت والی رات ہے،اس رات اللہ تعالی ہر بندہ کی مغفرت فرماتا ہے ہر ایک کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے البتہ ایسے موقع پر بھی رحمت خاصہ ومغفرت کاملہ سے چندلوگ محروم ہوجاتے ہیں۔جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔(۱) شرک کرنے والا (۲) بداعتقادی میں مبتلا رہنے والا (۳) بغض وکینہ رکھنے والا (۴) والدین کا نافرمان (۵) زانی وبدکار (۶) جادوگر (۷) کاہن (۸) شرابی (۹) سودخور (۱۰) رشتہ منقطع کرنے والا (۱۱) ازراہ تکبر ٹخنوں کے نیچے کپڑے لٹکانے والا (۱۲) قاتل (۱۳) ڈاکہ زنی کرنے والا (۱۴) ظلم کے ساتھ محصول وصول کرنے والا۔وہ گناہگار جن کی شب براءت بخشش نہیں ہوتی ان سے متعلق مزید تفصیلات کے لئے ہماری کتاب ''شب براءت،رحمت الٰہی سے محروم کون؟'' ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

### مشرک اور بدکار عورت:

**عن عثمان بن ابی العاص ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ،قال:اذا کان لیلۃ النصف من شعبان نادی مناد" ھل من مستغفر فأغفر لہ ، ھل من سائل فأعطیہ فلا یسأل أحد شیئا الا أعطی الا زانیۃ بفرجھا أو مشرک"** ۔ترجمہ:حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:جب شعبان کی پندرھویں شب ہوتی ہے تو ایک منادی ندادیتا ہے، ہے کوئی بخشش کا طلبگار کہ میں اسے بخش دوں! ہے کوئی سائل کہ میں اسے عطا کروں! ہر مانگنے والے کو جو کچھ وہ مانگتا ہے عطا کردیا جاتا ہے سوائے زانیہ (بدکار عورت) اور مشرک کے۔(بیہقی،شعب الایمان،کتاب الصوم،باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان حدیث نمبر:۳۶۷۶،کنزالعمال،حدیث نمبر:۳۵۱۷۸۔درمنثور:سورۂ دخان:۱)

## بدعقیدہ اور والدین کا نافرمان:

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرئیل امین علیہ السلام میری خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: آج کی شب شعبان کی پندرھویں شب ہے، اور اس رات اللہ تعالی کی شان کریمی سے لوگ قبیلہ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد میں دوزخ سے آزاد ہوتے ہیں۔ اور شرک کرنے والے، بدعقیدہ، رشتہ داروں سے تعلقات توڑنے والے، (ازراہ تکبر) ٹخنوں کے نیچے کپڑے لٹکانے والے، والدین کی نافرنی کرنے والے اور ہمیشہ شراب پینے والے کی طرف اس رات اللہ تعالی نظر رحمت نہیں فرماتا۔

**فقال: هذه ليلة النصف من شعبان ولله فيها عتقاء من النار بعدد شعورغنم كلب، لا ينظر الله فيها الى مشرک ، ولا الى مشاحن ،ولا الى قاطع رحم ، ولا الى مسبل ، ولا الى عاق لوالديه ،ولا الى مدمن خمر.** (بیہقی، شعب الایمان، کتاب الصوم، باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، حدیث نمبر: ۳۶۷۸۔ کنز العمال: تابع لکتاب الفضائل، حدیث نمبر: ۳۵۱۸۴)

## رشتہ داری منقطع کرنے والا:

حضرت سلطان الاولیاء پیران پیر غوث اعظم دستگیر قدس سرہٗ اپنے شیخ حضرت ابونصر رحمۃ اللہ علیہ سے سند متصل کے ساتھ روایت فرماتے ہیں: **عن النبی صلی الله عليه وسلم انه قال ينزل الله تعالىٰ فی ليلة النصف من شعبان الى السماء الدنيا فيغفرلكل مسلم الالمشرک اومشاحن او قاطع رحم او امرأة تبغی فی فرجها۔** (الغنیۃ لطالبی طریق الحق ، ج۱،ص۱۹۰)

ترجمہ: حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی پندرھویں شعبان کی رات میں آسمان دنیا کی طرف نزول اجلال فرماتا ہے اور مشرک، کینہ پرور، بدعقیدہ، رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنے والا اور شرمگاہ کی حفاظت نہ کرنے والی عورت کے سوا ہر مسلمان کو بخش دیتا ہے۔

اس روایت سے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کی اہمیت سمجھ میں آتی ہے۔ اعزہ واقرباء سے تعلق

توڑ لینا اور ترک کلام کرنا، مصائب میں ان کی مدد نہ کرنا یا رنج والم کے وقت پرسہ نہ دینا، یہ سب صفات بندہ کو رحمت خداوندی سے دور کر دیتی ہیں۔ اگر کسی مسلمان سے اس کے رشتہ دار تعلق نہیں رکھتے اور حسن سلوک نہیں کرتے تو بھی مسلمان کے لئے حکم یہ ہے کہ ان رشتہ داروں سے وابستہ رہے جو اس سے ملنا پسند نہیں کرتے۔ ان سے خندہ پیشانی سے ملے، تحائف اور ہدیے پیش کرے، رفتہ رفتہ ان کی غلط فہمی دور ہو جائے گی کیونکہ جو لوگ کٹنا اور دور رہنا چاہتے ہیں خصوصا ایسے ہی رشتہ داروں سے ملنے کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلہ رحمی فرمایا اور تاکیدی حکم فرمایا: **وتعفو عمن ظلمک وتصل من قطعک** ۔ترجمہ: جو تجھ پر ظلم کرے اس کو معاف کر دے اور جو تجھ سے تعلقات قطع کرے اس سے جڑ جائے۔(مستدرک علی الصحیحین، کتاب التفسیر، سورۃ اذا السماء انشقت، حدیث نمبر:۳۸۷۳۔مسند امام احمد، مسند المکیین، حدیث نمبر:۱۵۰۶۵)

## کاہن اور جادوگر:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں :**قال ابو هريرة رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال جاء نى جبريل عليه السلام ليلة النصف من شعبان وقال يا محمد ارفع راسک الى السماء قال قلت ماهذه الليلة قال هذه الليلة يفتح الله سبحانه فيها ثلاث مائة باب من ابواب الرحمة يغفر لكل من لايشرک به شيئا الا ان يكون ساحرا او كاهنا او مدمن خمر او مصرا على الربا والزنافان هؤلاء لايغفرلهم حتى يتوبوا -**

ترجمہ: حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا: شعبان کی پندرھویں رات میرے پاس جبرئیل نے حاضر ہو کر عرض کیا اے پیکر حمد وثنا !اپنا سر انور آسمان کی جانب اٹھایئے میں نے کہا یہ کونسی رات ہے، جبرئیل نے عرض کیا اس رات اللہ تعالی رحمت کے تین سو دروازے کھولتا ہے اور ہر اس شخص کی بخشش فرما دیتا ہے جس نے اس کے ساتھ کچھ شریک نہ کیا ہو سوائے یہ کہ وہ جادوگر ہو یا کاہن ہو یا شراب کا عادی ہو یا ہمیشہ کا سود خوار اور زنا کار ہو کیونکہ ان لوگوں کو نہیں بخشا جائے گا یہاں تک کہ وہ توبہ کر لیں (الغنیۃ لطالبی طریق الحق ج1 ص191)

## ناحق قتل کرنے والا:

وہ مقدس رات جس میں برکات ورحمتوں کا خصوصی نزول ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس شب میں قاتل کو معاف نہیں فرمائیگا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے : **عن عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يطلع الله عزوجل الى خلقه ليلة النصف من شعبان فيغفر من عباده الا لاثنين: مشاحن وقاتل نفس. (مسند امام احمد ، مسند عبد الله بن عمرو،حديث نمبر : ٦٨٠١)** ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،حضرت سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شب براءت میں اللہ تعالیٰ بندوں پر مغفرت ورحمت کی تجلی فرماتا ہے۔دو گناہ گار: بدعقیدہ/ کینہ پرور،اور قاتل کے سوا سارے گناہ گاروں کو معاف فرماتا ہے۔

## شراب کا عادی:

ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے،شب براءت کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بیان فرماتی ہیں : **اتانى جبريل عليه السلام فقال هذه الليلة ليلة النصف من شعبان و لله فيها عتقاء من النار بعد دشعور غنم كلب لا ينظر الله فيها الى مشرك ولا الى مشاحن ولا الى قاطع رحم ولا الى مسبل ولا الى عاق لوالديه ولا الى مدمن خمر (شعب الايمان للبيهقى،اكنت تخافين ان يحيف الله ، حديث : ٣٦٧٨)** ترجمہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شب براءت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اورعرض کیا: اس رات اللہ تعالیٰ قبیلۂ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی مقدار میں اللہ تعالیٰ دوزخ سے گنہگاروں کو آزاد فرماتا ہے،اوراسی رات چند لوگوں کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائیگا۔

وہ یہ ہیں : مشرک ، بدعقیدہ، رشتہ داری کاٹنے والا ٹخنوں کے نیچے لباس رکھنے والا، والدین کا نا فرمان،شرابی۔

شب براءت یقیناً رحمت ومغفرت والی رات ہے۔اس رات اللہ تعالی ہر بندہ کی مغفرت فرماتا ہے

ہر ایک کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے البتہ ایسے موقع پر بھی رحمت خاصہ ومغفرت کاملہ سے چند لوگ محروم رہ جاتے ہیں۔

اگر یہ لوگ صدق دل سے توبہ کرلیں، اہل حقوق کے حقوق ادا کردیں یا حقوق معاف کرواکر اپنے معاملات کی صفائی کرلیں تو شب براءت کی رحمت ومغفرت سے انہیں بھی سرفرازی نصیب ہوتی ہے اوران کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

# باب چہارم

## شب براءت اورزیارت قبور

قبروں کی زیارت کرنا مطلقاً مستحب ہے، یہ حکم کسی وقت یا علاقہ کے ساتھ خاص نہیں، احادیث شریفہ میں مزارات کی زیارت سے متعلق عام اجازت کے علاوہ بطورخاص شب براءت میں زیارت کرنے کا ثبوت ملتا ہے، چنانچہ جامع ترمذی شریف، سنن ابن ماجہ شریف، مسند احمد، الترغیب والترھیب، الغنیۃ لطالبی طریق الحق میں حدیث پاک ہے: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لَيْلَةً فَخَرَجْتُ فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيعِ فَقَالَ أَكُنْتِ تَخَافِينَ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ‘ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّى ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ. فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ.

ترجمہ: ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں ایک رات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پائی، میں نکلی اور دیکھا کہ آپ بقیع میں تشریف فرما ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں اندیشہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول تم پر زیادتی کریں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے خیال کیا کہ آپ کسی اور زوجۂ مطہرہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ

تعالٰی شب براءت کوآسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتا ہےاور بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے۔(جامع ترمذی شریف ابواب الصوم ،باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان ج ا ص ۱۵۶،حدیث نمبر:۷۴۴۔سنن ابن ماجہ شریف،ابواب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیھا، باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان حدیث نمبر: ۱۳۷۹،ج ا ص ۹۹۔مسند احمد حدیث نمبر ۲۴۸۲۵رمسند الانصار ، حدیث نمبر: ۲۴۸۲رمصنف ابن ابی شیبہ، ج ۷ص ۱۳۹ربیہقی شعب الایمان،حدیث نمبر: ۳۶۶۶رکنز العمال،تابع لکتاب الفضائل،حدیث نمبر: ۳۵۱۸۴رتفسیر درمنثور: سورۃ الدخان ۔ا۔الترغیب والترھیب ج ۲ص ۱۱۹۔الغنیۃ لطالبی طریق الحق ج اص ۱۹۱ر)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کے ساتھ رہنے کے لیے باری مقرر فرمایا کرتے تھے جس وقت سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے دولت کدہ میں تشریف فرما تھے اس وقت رات کے کچھ حصہ بعد ام المومنین کے پاس سے بقیع شریف تشریف لے گئے۔ام المومنین رضی اللہ عنہا نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حجرہ شریفہ میں نہ پایا تو ابتداء خیال گذرا کہ شاید دیگر ازواج مطہرات میں سے کسی زوجہ مبارکہ کے پاس تشریف لے گئے ہوں۔ پھر جب آپ حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مراقبہ کیں تو خوشبوئے جاں فزا نے دامن دل کھینچ کر بقیع شریف تک پہنچادیا۔سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے گلیاں،فضائیں معطر رہتیں اور عاشقوں کو پتہ دیتیں کہ محبوب کی سواری یہاں سے گذری ہے اور عاشقان گم گشتۂ ہوش وخرد،نفس رحمانی کی ہدایت پر حالت مراقبہ میں راہ طے کرتے ہوئے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشاہدہ سے بہرہ مند ہوجاتے ہیں۔ چنانچہ جب ام المومنین نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بقیع شریف میں بحالت سجدہ دعا گو ہیں۔جیسا کہ حضرت ملا علی قاری مرقاۃ،شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں،**وفی روایۃ اخری...... فاذاھو ساجد بالبقیع فأطال السجود حتی ظننت انہ قبض فلما سلم التفت الی۔(مرقاۃ ج ۲ص ۱۷۱)**

ترجمہ:تو دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم بقیع شریف میں سجدہ ریز ہیں،اتنا طویل سجدہ فرمایا کہ میں سمجھی کہ آپ حضوریٔ حق سے واپس نہ ہوئے،جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو میری طرف توجہ رحمت فرمائی۔

اس مبارک رات میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بقیع شریف قدم رنجہ فرمانے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس رات بھی زیارت قبور مسنون و مستحب ہے۔

## زیارت قبور کا مسلسل اہتمام:

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار شب براءت میں زیارت قبور کے لیے تشریف لے گئے تھے، اسی لیے زندگی میں صرف ایک بار زیارت کر لی جائے تو کوئی حرج نہیں، ہر سال شب براءت کے موقع پر زیارت قبور بدعت ہے'' ان کا یہ قول بغیر دلیل کے دعویٰ اور استدلال کرنا ہے، جواز روئے شرع قابل قبول نہیں ہوسکتا، کیونکہ احادیث شریفہ کے ذخیرہ میں کہیں یہ صراحت نہیں آئی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار یا ہر سال زیارت نہیں فرمائی بلکہ اس کے برعکس یہ شہادت موجود ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عام دنوں میں بھی زیارت قبور کا التزام واہتمام فرمایا کرتے، اور یہ بات حقیقت سے نہایت بعید ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شب براءت میں صرف ایک بار زیارت قبور کے لیے تشریف لے گئے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے جب بھی حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی باری ہوتی اس رات بقیع شریف تشریف لے جاتے۔ جیسا کہ صحیح مسلم شریف کتاب الجنائز، ج ا ص ۳۱۳ میں حدیث مبارک ہے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُولُ السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَأَتَاكُمْ مَا تُوعَدُونَ غَدًا مُؤَجَّلُونَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لاَحِقُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ

ترجمہ: سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: جب بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی باری ہوتی تو آپ رات کے آخری حصہ میں بقیع مبارک تشریف لے جاتے اور فرماتے تم پر سلامتی ہو اے ایمان والو! تمہارے پاس پہنچا ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا، روز محشر ملنے والی نعمتیں تمہارے لئے تیار رکھی ہوئی ہیں اور یقیناً ہم تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! اہل بقیع کی بخشش فرمادے۔ (صحیح مسلم شریف کتاب الجنائز، ج ا ص ۳۱۳ کتاب الجنائز، حدیث نمبر: ۲۲۹۹ / سنن نسائی، کتاب

الجنائز، باب الامر بالاستغفار للمؤمنین، حدیث نمبر:۲۰۱۲/مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث نمبر:۲۴۲۹۷/صحیح ابن حبان، فصل فی زیارۃ القبور، ج ۷،ص ۴۴۴، حدیث نمبر:۳۱۷۲/زجاجۃ المصابیح، باب زیارۃ القبور، ج ۱ص ۴۸۷)

اگرکسی کو یہی اصرار ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک بار زیارت فرمائی ہے تب بھی نفس زیارت تو ثابت ہوئی، اگر کوئی امتی ایک بار یا ہر سال اہتمام کرے تو بہر طور وہ اللہ تعالی کے پاس محبوب وپسندیدہ ہی ہوگا، کتب اسلامی کا مطالعہ کرنے والوں پر یہ بات پوشیدہ نہیں کہ جو عمل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ یا چند مرتبہ فرمایا ہو اس پر امت کی پابندی ومواظبت سے وہ سنت بدعت نہیں ہوتی بلکہ بقدر پابندی عمل کرنے والا اجر وثواب کا مستحق ہوتا ہے۔

جیسا کہ صحیح بخاری شریف ج ۲ص ۹۵۷ میں حدیث پاک میں ہے **وان احب الاعمال الی اللہ ادومھــــا وان قــل** ۔ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس محبوب ترین عمل وہ ہے جس پر مواظبت وپابندی کی جائے، اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔(صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب القصد والمداومۃ علی العمل، حدیث نمبر:۶۴۶۴/صحیح مسلم،، کتاب صلوۃ المسافرین وقصرھا، حدیث نمبر:۱۸۳۷/سنن نسائی، ابواب القبلۃ، باب المصلی یکون بینہ وبین الامام سترۃ، حدیث نمبر:۷۵۴)

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے: **وَکَانَ آلُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا عَمِلُوا عَمَلاً أَثْبَتُوهُ** . ترجمہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کرام جب بھی کوئی عمل کرتے تو اس پر مواظبت کرتے (صحیح مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین وقصرھا، حدیث نمبر:۱۸۶۳)

## زیارت قبور دنیا سے بے رغبت بناتی ہے:

زیارت قبور بالاتفاق مستحب ہے، اس سے دل میں رقت پیدا ہوتی اور موت کی یاد آتی ہے اور حدیث شریف میں آتا ہے: **اکثروا ذکر ھاذم اللذات یعنی الموت** ۔(جامع ترمذی، ابواب الزھد، باب ما جاء فی ذکر الموت، حدیث نمبر:۲۲۲۹/سنن نسائی، کتاب الجنائز، حدیث نمبر:۱۸۰۱)

ترجمہ: (لذتیں کاٹنے والی موت کو کثرت سے یاد کرو) زیارت قبور سے اس پر عمل آوری ہوتی ہے اور زیارت قبور، اموات کے لیے دعا واستغفار کرنے کا سبب بنتی ہے اور حضور شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے امت

مسلمہ کوزیارت قبور کا بطور خاص حکم فرمایا جیسا کہ صحیح مسلم وغیرہ میں وارد ہے۔

عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم: نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا . ترجمہ:حضرت ابن بریدۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا تو اس کی زیارت کیا کرو۔(صحیح مسلم،کتاب الجنائز،باب استئذان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربہ ج۱،حدیث نمبر:۲۳۰۵/سنن ابوداؤد،کتاب الجنائز،باب فی زیارۃ القبور،حدیث نمبر:۲۸۱۶،۳۲۱۲/سنن نسائی،کتاب الجنائز،باب فی زیارۃ القبور،ج ص حدیث نمبر:۲۰۰۵/۵۵۵۸/۵۵۵۹/مستدرک علی الصحیحین،کتاب الجنائز،حدیث نمبر:۱۳۳۴/مصنف عبدالرزاق ،ج۳ص۵۶۹،حدیث نمبر: ۶۷۰۸/مسند امام احمد ،مسند المکثرین من الصحابۃ، حدیث نمبر:۴۰۹۲،۲۱۸۸۰،۲۱۹۲۵،۲۱۹۳۹،۲۱۹۷۴/سنن صغری للبیہقی ،کتاب الجنائز،باب فی زیارۃ القبور،حدیث نمبر: ۱۱۷۷/سنن کبری للنسائی،ج۱ص۶۵۴ حدیث نمبر:۲۱۵۹،۴۵۱۸،۵۱۶۲/سنن کبری للبیہقی ،کتاب الجنائز،حدیث نمبر:۷۴۴۴،۷۴۶۰/مصنف ابن ابی شیبۃ ،ج۳ص۲۲۳،حدیث نمبر:۱۴۵/المطالب العالیۃ،کتاب الجنائز،حدیث نمبر:۹۲۲/معجم اوسط طبرانی،باب من اسمہ ابراہیم،حدیث نمبر:۲۸۱۲،۳۰۸۳،۶۵۸۳/معجم اوسط طبرانی،باب المیم من اسمہ محمد،حدیث نمبر: ۸۸۰/معجم کبیر طبرانی،حدیث نمبر:۱۴۰۳، ۱۱۴۸۷/ بیہقی شعب الایمان ،حدیث نمبر:۸۹۸۱/صحیح ابن حبان، کتاب الاشربۃ، ج۱۲، ص۲۱۳، حدیث نمبر: ۵۳۹۰، ۵۳۹۱،۵۴۰۰/مجمع الزوائد،ج۳ص۵۸/کنز العمال،کتاب الحج والعمرۃ،الفصل الثامن،حدیث نمبر:۱۲۲۶۴)

زیارت قبور کا حکم اپنے اطلاق کے ساتھ زماں ومکاں کی قید کے بغیر مردوعورت دونوں کو شامل ہے اور منع کا پہلا حکم لفظ زوروا سے منسوخ ہے۔چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

**پس زیارت بکنید الان و آن حکم اول را منسوخ رانید**۔پس زیارت کرو اور یہ حکم اول کو منسوخ کردیا۔(اشعۃ اللمعات ج۱ص۷۶۴)

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلی الله علیه وسلم -قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الآخِرَةَ .(جامع ترمذی شریف،کتاب

الجنائز، باب ماجاء فی الرخصۃ فی زیارۃ القبور، حدیث نمبر:۱۶۳۸/ابن ماجہ ج ا ص ۱۱۲)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا، پس زیارت کرو کیونکہ وہ دنیا میں پرہیزگار بناتی اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

**عن ابی هريرة رضی الله عنه قال زار النبی صلی الله عليه وسلم قبر امه ...... فزوروا القبور فانها تذكركم الموت** ۔ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، سیدنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ محترمہ کے مزار اقدس کی زیارت فرمائی' ارشاد فرمایا: پس قبور کی زیارت کرو کیونکہ وہ موت کی یاد دلاتی ہے۔ (صحیح مسلم شریف ج ا ص ۳۱۴، باب ماجاء فی جواز زیارۃ القبور، سنن ابن ماجہ شریف، ج ا ص ۱۱۲)

**عن ابی سعيد الخدری رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم انی نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها فان فيها عبرة.** ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، سیدنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا پس زیارت کرو کیونکہ اس میں عبرت و نصیحت ہے۔ (سند احمد، سند ابی سعید الخدری' حدیث نمبر: 11637 ۔الترغیب والترھیب ج ۴ ص ۳۵۷)

مذکورہ احادیث شریفہ میں زیارت قبور کے چار فوائد بیان کئے گئے ہیں (۱) موت کی یاد آنا (۲) آخرت کی یاد آنا (۳) عبرت حاصل ہونا (۴) متقی و پرہیزگار رہنا۔

عامۃ الناس کی قبور ہوں یا مزارات صالحین واولیاء کی زیارت، فرمان نبوی علی صاحبہ الصلوۃ والسلام کے مطابق ان سے یہ چاروں فوائد حاصل ہوتے ہیں، مگر صالحین اور بزرگان دین کے مزارات کی زیارت سے انسان تقویٰ وطہارت اور پرہیزگاری اختیار کرتا ہے، کیونکہ مزارات اولیاء سے فیوض و برکات جاری ہوتے رہتے ہیں، اسی لیے فقہاء کرام نے اولیاء اللہ کی مزارات پر حصول برکت کے لیے حاضری دینے کی صراحت فرمائی ہے۔

چنانچہ حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: **و زيارة قبور الصالحين**

**مستحبة لاجل التبرک مع الاعتبار** ۔ترجمہ: مزارات صالحین واولیاءاللہ کی زیارت کرنا مستحب ہے کیونکہ اس میں عبرت کے ساتھ ساتھ حصول برکت کا فائدہ ہے۔(احیاء العلوم ج ۴ص ۴۷۳)

اولیاء کرام کی مزارات سے فیض حاصل کرنا اہل اللہ کے پاس اک بدیہی امر ہے، اس کا انکار صریح البطلان ہے۔اس سے متعلق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: *وایں امرے محقق و مقرر است نزد اہل کشف وکمل از ایشاں تا آنکہ بسیاری رافیوض وفتوح از ارواح رسیدہ وایں طائفہ را در اصطلاح ایشاں اویسی خوانند۔امام شافعی گفتہ است قبر موسی کاظم تریاق مجرب ست مراجابت دعا را وحجۃ الاسلام امام محمد غزالی گفتہ ہرکہ استمداد کردہ شود بوے درحیات استمداد کردہ میشود بوے بعداز وفات*۔(اشعۃ اللمعات ج ۱ص ۷۶۲)

اولیاء کرام اور صالحین کے مزارات سے فیض ملنے اور برکت حاصل کرنے کا اشارہ حدیث شریف کے لفظ **فانها تزهد** (زیارت قبور آدمی کو پرہیزگار بناتی ہے) سے ملتاہے،اس حدیث پاک کے دومعنی ہوسکتے ہیں: ایک یہ کہ مزارات کی زیارت کرنے کی وجہ سے آدمی پرہیزگار بنتاہے، دوسرا معنی یہ ہے کہ مزارات آدمی کو پرہیزگار بنادیتی ہیں،اس میں مزارات کی فیض رسانی اور بزرگان دین کی فیض بخش توجہات کی طرف اشارہ ہے۔ **فانها** میں ''ها'' (وہ)ضمیر سے متعلق ملاعلی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں **(فانها)ای زيارة القبور او القبور ای رؤيتها (تزهد فی الدنيا) ذكر الموت هاذم اللذات ومهون الكدورات ولذاقيل اذا تحيرتم فی الامور فاستعينوا باهل القبور**. ترجمہ: ''کیونکہ وہ''یعنی زیارت قبور یا قبور یعنی ان کودیکھنا نیک بناتاہے،موت کا ذکر لذتوں کو توڑنے والا اور کدورتوں کو دور کرنے والاہے،اسی لیے کہا گیا: جب تم معاملات میں پریشان ہوجاؤ تو اہل مزارات سے مدد حاصل کرو۔(مرقاۃ ج ۲ص ۴۰۸)

## شب براءت آتش بازی کی قباحت:

آتش بازی میں بلاکسی فائدہ کے مال ضائع ہوتاہے، یہ فضول خرچی اور اسراف ہے،اللہ تعالی کا ارشادہے: **ولا تبذر تبذيرا ۝ اِن المبذرين كانوا اخوان الشيطين**. ترجمہ: اورفضول خرچی بالکل

www.ziaislamic.com

مت کرو، بیشک فضول خرچی کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں۔(سورۂ بنی اسرائیل:۲۶،۲۷)

آتش بازی میں کسی عضو کے ہلاک ہونے کا اندیشہ رہتا ہے جبکہ شریعت مطہرہ میں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے سے منع کیا گیا ہے،ارشاد باری تعالی ہے:**ولا تلقوا بأيديكم الى التهلكة.** ترجمہ:تم اپنے ہی ہاتھوں خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔(سورۃ البقرۃ:۱۹۵)

مسلمان کو لایعنی کام نہیں کرنا چاہیئے جیسا کہ جامع ترمذی شریف ج۲ص ۵۸ میں حدیث پاک ہے: **من حسن اسلام المرء ترکه مالا يعنيه.** ترجمہ:انسان کے مسلمان ہونے کی خوبی یہ ہیکہ وہ بے فائدہ چیز چھوڑ دے۔

درمختار ج۵ص۲۷۹ میں ہے:**(و) كره (كل لهو)لقوله عليه الصلاة والسلام كل لهو المسلم حرام الا ثلاثة** ...... مسلمان کیلئے ہر غافل کرنے والے کھیل مکروہ ہیں۔

ان مفاسد وخرابیوں کی وجہ سے آتش بازی شریعت اسلامیہ میں فی نفسہ درست نہیں بالخصوص اس مبارک وباعظمت رات میں اللہ تعالی کی رضاجوئی اورتوبہ واستغفارکرنے کے بجائے آتش بازی میں مشغول رہنا رحمت الہی سے روگردانی اختیارکرنے اورنعمت خداوندی کی ناقدری کرنے کے برابر ہے۔

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھاہے: **ومن البدع الشنيعة ما تعارف الناس فی اکثر بلا دالهند من.......و اجتما عهم اللهوواللعب بالنار واحتراق الكبريت.** ترجمہ: ان بری بدعتوں میں جو ہندوستان کے باشندوں میں رواج پکڑی ہے آتشبازی، پٹاخے چھوڑنا اور گندھک جلانا ہے۔(ماثبت بالسنۃ ۸۷)

مسلمان اس متبرک اوررحمت والی رات میں آتش بازی جیسے بے فائدہ اورلایعنی امور سے احتراز کریں اوراللہ تعالی کی رحمتوں سے اپنے دامن مراد کو بھرلیں۔

## شب براءت بطورخاص غیرشرعی امور سے باز رہیں:

اسلام،امن وسلامتی عطا کرنے والا تہذیب وشائستگی کی تعلیم دینے والا مقدس دین ہے،جس کے

احکام وقوانین اقوام عالم کے ہرفرد وہر قبیلہ، ہر رنگ ونسل، ہر زماں ومکاں کیلئے امن وشانتی راحت واطمنان فراہم کرتے ہیں، جس کا پیغام امن اپنے ماننے والوں تک ہی محدود نہیں بلکہ تمام عالم انسانیت کیلئے ہے۔

زمین پر کسی بھی قسم کا فتنہ وفساد، نقصان وخسران، قتل وغارتگری اس دین متین میں بالکل ناجائز و ممنوع ہے، ارشاد باری تعالی ہے: **ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحها** . ترجمہ: تم زمین میں اصلاح کے بعد فساد مت کرو!۔ (سورۃ الاعراف:۶۵)

مسلمان کی شان یہ ہیکہ وہ اپنے طرز عمل اور گفتار سے کسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور سارے لوگ اس سے محفوظ و مامون رہیں، مشکوۃ شریف ج۱ص ۱۵ میں جامع ترمذی اور سنن نسائی کے حوالہ سے منقول ہے: **عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمؤمن من امنه الناس على دمائهم واموالهم.** ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں، اور مؤمن وہ ہے جس سے سارے لوگ اپنی جان ومال سے متعلق بے خوف رہیں۔

اسلامی قانون میں اس بات کی صراحت ہیکہ غیر مسلم سے بھی تکلیف کو دور کرنا اور اس کی ایذاء رسانی سے احتراز کرنا ضروری ہے، درمختار ج۳ص ۲۷۲ میں ہے: **ويجب كف الاذى عنه وتحريم غيبته كالمسلم.** ترجمہ: غیر مسلم کی تکلیف دور کرنا لازم اور اس کی غیبت کرنا حرام ہے، جس طرح کسی مسلمان کو تکلیف دینا اور اس کی غیبت کرنا حرام ہے۔

رات دیر گئے نوجوانوں کا گروہوں کی شکل میں ٹو ویلر اور فور ویلر پر سوار ہو کر راہروؤں کو ایذاء پہنچانا، سواریوں، دفاتر، دکانوں اور لوگوں کی دیگر املاک پر سنگباری کرنا اور راستے مسدود کر کے سواریوں پر مختلف کرتب دکھانا، آتش بازی کے ذریعہ پر امن فضا میں خوف و دہشت کا ماحول پیدا کرنا اسلامی احکام و قوانین کے بھی متضاد اور مخالف ہے اور بتقاضۂ انسانیت بھی قابل مذمت ہے۔ خاص طور پر مقدس راتوں میں اس طرح کا عمل سخت ترین گناہ ہے۔ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے راستے کے حقوق وآداب بیان

فرماتے ہوئے ارشادفرمایا: جب تم کو بیٹھنا ہی ہوتو راستے کا حق دیا کرو! صحابہ کرام نے عرض کیا: راستہ کا حق کیا ہے؟ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو آپ نے ارشادفرمایا: نظر نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز کو دور کرنا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم، زجاجۃ المصابیح ج۴ص۷)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے راستوں میں شور وغل کرنے سے سخت ممانعت فرمائی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے توراۃ میں مذکور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صفات بیان فرمائے، اس طویل روایت کا ایک جز ملاحظہ ہو: **لیس بفظ ولا غلیظ ولا صخاب بالاسواق.** (شعب الایمان الرابع عشر من شعب الایمان، حدیث نمبر:۱۴۱۵)

لہٰذا ان مقدس راتوں میں ہر طرح کے غیر شرعی امور سے اجتناب کریں، عبادت واطاعت کے ذریعہ رحمت وسعادت حاصل کرنے کی سعی کریں! شب معراج، شب براءت اور دیگر مقدس راتوں اور ایام میں زندگی کو اللہ تعالی اور اس کے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت واطاعت اور ان کی رضا وخوشنودی میں گزاریں۔

اللہ تعالی سب کو توفیق خیر مرحمت فرمائے، آمین بجاہ طہ ویس

**صلی اللہ تعالی وسلم علی خیر خلقہ والہ وصحبہ اجمعین والحمدللہ رب العالمین**

☆☆☆☆☆

## ..........تعارف ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر..........

ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر کے زیر اہتمام اسلامی کتب کی طباعت اور سلگتے موضوعات پر خطابات کے سی ڈیز کی اشاعت کا سلسلہ جاری ہے،عصر حاضر کے تقاضوں کے پیش نظر ریسرچ سنٹر نے اسلامی ویب سائٹ www.ziaislamic.com بزبان اردو وانگریزی لانچ کی ہے جو درج ذیل اہم امور پر مشتمل ہے: ☆عقائد' عبادات' معاملات' معاشرت واخلاق کے متعلق کتاب وسنت کی روشنی میں مدلل فتاوی ☆ تذکرۂ اہل بیت اطہار وصحابہ کرام ☆ائمہ دین وصالحین امت کی حیات' عقائد وتعلیمات ☆فکری واعتقادی اور اصلاحی عنوانات پر تحقیقی کتب ☆فقہی موضوعات پر فکر انگیز علمی مقالات ☆ دور حاضر کے سلگتے مسائل پر علمی مضامین ☆عصری وسائنسی مسائل کا شرعی حل ☆ پر مغز مواد سے مزین اصلاحی وتربیتی ویڈیو، آڈیو خطابات وغیرہ ☆ایک مستقل حصہ دبستان حضرت محدث دکن کے نام سے مختص ہے جس میں حضرت محدث دکن علیہ الرحمہ کی گرانقدر تصنیفات وتالیفات ،ملفوظات عالیہ اور آپ کے آڈیو مواعظ جلیلہ شامل ہیں ونیز جانشین اول عارف باللہ حضرت ابوالبرکات سید خلیل اللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری علیہ الرحمہ کا آڈیو وعظ مبارک ،شہزادۂ ابوالبرکات حضرت ابوالخیرات سید انوار اللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری علیہ الرحمہ کے اور موجودہ جانشین حضرت محدث دکن حضرت ابوالخیر سید رحمت اللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری دامت برکاتہم العالیہ کے آڈیو بیانات شریفہ ونیز حضرت صدر الشیوخ علیہ الرحمۃ وحضرت شیخ الجامعہ کے بیانات بھی موجود ہیں۔''محدث دکن سمینار'' میں پیش کئے گئے مقالات بھی دستیاب ہیں۔

بفضلہ تعالی اس ویب سائٹ سے برصغیر کے علاوہ سعودی عربیہ' UAE' قطر' عمان' ایران' امریکہ' آسٹریلیا' اسپین' برازل' تھائی لینڈ' نیوزی لینڈ' آئرلینڈ' نیدرلینڈ' کینڈا' کویت' اٹلی' بنگلہ دیش' UK' اریا' جاپان' سویڈن' ملیشیا' ماریشس' رشیا' ڈومینیکن ری پبلک' ساؤتھ آفریقہ' موروکو' مولدووا' جرمنی' برمودا' سیشل' چیک ری پبلک' چین' فرانس' لبنان' فن لینڈ' ارجنٹینا' سیریا' کولمبیا' سلوواک' ڈنمارک' ناروے' گریس' اسرائیل' ترکی' موزم بیکیو' بلجیم' سن مارینو' ہنگرے اور دنیا کے مختلف ممالک سے روزانہ ہزاروں افراد استفادہ کررہے ہیں۔